مجموعۂ تعزیرات ہند
مع
شرح وایکٹ ہائے دیگر

مجموعۂ تعزیرات ہند

مع

شرح

وایکٹ ہاے دیگر

جسکو بڑی شرح وبسط اور عمدہ توضیح وتشریح حل مطالب کے ساتھ

بکمال واقفیت وتجربہ چند مرتبہ کی نظر ثانی تعمق سے

جناب پنڈت دیبی پرشاد صاحب بہادر

ڈپٹی کلکٹر و ڈپٹی مجسٹریٹ ضلع غازیپور نے

تالیف وتصنیف فرمایا

مطبع منشی نولکشور میں بمقام لکھنؤ طبع ہوا

قیمت فی جلد ے

۱۸۶۹

فہرست دفعات

مجموعۂ قوانین تعزیرات ہند

دیباچہ

ہر چند تشریحات ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ عیسوی کی جو بنام تعزیرات ہند کل ہندوستان مین مشہور ہے
ملنا ایک امر آسان نہین لیکن چونکہ یوم اجرای قانون مذکور سے مجکو بوجہ اپنے عہدہ کی اکثر اسکے سمجھنے اور
[عمل] مین لانے کی ضرورت پڑی اور اکثر مشکلات روزمرہ کی تجربہ اور نیز مطالعہ تشریحات انگریزی
سے حل ہوئین لہذا اس مشکل کام کے انجام کا قصد کیا۔ یہ تو ظاہر ہے کہ اس قانون کی رو سے اکثر
قوانین سابقہ فوجداری بعض جزاً و بعض کلاً منسوخ ہوگئے اور جو بعض بحیثیت سابق قائم بھی ہین اونکی
ضرورت کم پڑتی ہے پس یوم اجرای اس قانون سے گویا کل کار[روائی عد]الت فوجداری ملک
ہندوستان کی بدل گئی۔ ترتیب اس قانون کی عمدہ طور پر ہے او[ر جرائم] کی تعریف بھی الفاظ
مناسب و گنجایش اور حتی الوسع جو قیود کہ جرم کو خفیف یا سنگین کرتے ہین وہ بھی اپنے اپنے موقع پر
درج ہین مگر تاہم بہت سی دقتین ایسی پیش آتی ہین اور ذرا سی بات مین صورت جرم ایسی بدل
جاتی ہے کہ بدون سمجھنے اون اصول کے جنپر بنیاد اس قانون کی ہے تمیز کرنا اوس کا البتہ مشکل ہے
اس قانون مین ایک عمدہ قسم کی نزاکت ہے اور اوسکے سمجھنے کے واسطے بھی فہم نازک درکار [ہے]
کیونکہ خفیف سی غلطی مین بھی یہ امر ممکن ہے کہ بعض مقدمات جو فی الواقع عدالت دیوانی یا [ما]ل
اور محکمہ کے فیصلہ کے قابل ہون عدالت فوجداری مین سماعت کر لیے جاوین اور بعض مقدمات
جو فی الواقع عدالت فوجداری کی سماعت کے قابل ہون اونکی نسبت عدالت غیر کی ہدایت
کیجاوے۔ پس دونون عدالتون کی حد اختیار کے درمیان مین تمیز کرنا بیچ دونون کے

درمیان مین ایک حدفاصل قرار دینا مقدم کام اوس شخص کا ہے جس کو کسی حیثیت مین اس عدالت سے کام پڑے یہ قانون ہر رعایاے سرکاری سے متعلق ہے اور امورات روزمرہ مین ممکن نہین کہ کسیکو کمتر و کسیکو بیشتر اسکی ضرورت نہ پڑے اور جو حکام و عمال فوجداری ہین یا کسی نہج پر اوس عدالت سے تعلق رکھتے ہین اونکا کام تو بغیر اسکے چلنا ایک امر غیر ممکن ہے۔ جبکہ اس قانون کا اثر صریحاً یا ضمناً ہر فرد بشر پر ہے اور اوسکے مضامین کی دشوازی و پیچیدگی کی یہ کیفیت تو ظاہر ہے کہ مراتب خاص کی تشریح جو دشوار ہون بلکہ اون جملہ امور کی تشریح جنکی نسبت گمان بہی اس قسم کا ہو سکے اگر مواقع مناسب پر کیجاوے تو خالی از نفع عام نہو گی* چنانچہ یہی مقصود مؤلف کتاب ہذا ہے گو تشریحات مسٹر پین صاحب کہ اسی قانون پر ہین بزبان اردو ترجمہ ہو کر کلکتہ مین طبع ہوئے ہین مگر زبان اونکی سریع الفہم نہین ہے اور اس سبب سے وہ مفید عام نہین چنانچہ اس مجموعہ مین لحاظ آسانی و شستگی زبان کا بہی سراسر مدنظر رکہا گیا ہے امید کہ مقبول طبع صاحبان انصاف دوست ہو فقط

---

* مسٹر پین صاحب مشہور آئین دان جنہون نے اسی قانون پر زبان انگریزی مین تشریح لکھی ہے فرماتے ہین کہ مدت مدید کے گذرنے پر بہی مطلب اس قانون کا شبہہ سے خالی نہین رہیگا اور اس باعث سے جسقدر اس قانون کی تشریحات لکھی جاوین خالی نفع سے نہونگی بشرطیکہ اونسے وہ شکوک رفع ہون

العبد
پنڈت دیبی پرشاد
ساکن بریلی ڈپٹی کلکٹر و ڈپٹی مجسٹریٹ کامل الاختیار ضلع غازی پور
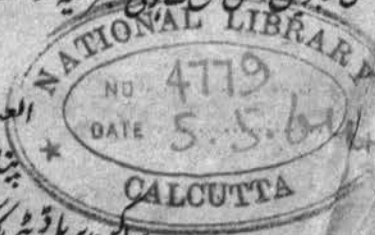
اطلاع

حروف اشارہ مندرجۂ ذیل مین سے کوئی حروف اسطرحکی ہر دفعہ کے حاشیہ
پر ثبت ہین جسمین سزاے جرم مندرج ہے اور اونسے وہی معنی سمجھے جاوینگے
جو مقابل اون حروف کے ذیل مین مندرج ہین

س — سے قابل تجویز عدالتِ سشن مراد ہے

مض — سے قابل تجویز مجسٹریٹ ضلع مراد ہے

س مض — سے قابل تجویز عدالت سشن و مجسٹریٹ ضلع مراد ہے

ما — سے قابل تجویز مجسٹریٹ درجۂ اول مراد ہے

مض ما — سے قابل تجویز مجسٹریٹ ضلع و مجسٹریٹ درجۂ اول مراد ہے

م — سے قابل تجویز ہر مجسٹریٹ مراد ہے

س مض ما — سے قابل تجویز عدالت سشن و مجسٹریٹ ضلع و مجسٹریٹ ماتحت درجۂ اول مراد ہے

پ — سے قابل دست اندازی پولس مراد ہے

ضن — سے قابل ضمانت مراد ہے

یہ بھی واضح ہو کہ جس دفعہ کے حاشیہ پر حروف پ وض دونون تحریر نہون تو یہ سمجھنا چاہیے کہ وہ جرم جسکے متعلق وہ دفعہ ہی نہ قابل دست اندازی پولس ہی اور نہ قابل ضمانت ہے اور جہان ایک حرف متروک ہو وہان اوس ایک کی نسبت بھی ایسا ہی سمجھنا چاہیے۔

جو ہندسے کہ اکثر دفعات کی عبارت مین دو خطوط کج ( ) کے اندر بعض الفاظ کے بعد لکھے ہین اونسے یہ مراد ہے کہ اوس شمار کی دفعہ مین اوس لفظ کے معنی کی تصریح مندرج ہے کہ جس معنی مین وہ لفظ اوس دفعہ مین مستعمل ہوا ہے مثلاً دفعہ ۲ مین لفظ شخص کے آگے ۱۱ کا ہندسہ اسطرح پر (۱۱) لکھا ہوا ہے اوس سے یہ مراد ہے کہ لفظ شخص سے ایسا شخص مراد ہی جسکی تعریف دفعہ ۱۱ مجموعۂ تعزیرات ہند مین ہے۔

تشریح مجموعۂ قوانین تعزیرات ہند

پہلا باب

دفعہ ۱ — اس ایکٹ کا نام مجموعۂ قوانین تعزیرات ہند ہوگا اور یہ ابتداے یکم مئی سنہ ۱۸۶۱ع سے آبادیہاے پرنس آف ویلس آئلنڈ و سنگاپور و ملاکا کے سوا اوس تمام قلمرو مین نافذ ہوگا جو حسب منشار باب ۱۰۶- ایکٹ آف پارلیمنٹ مجریہ ۲۱ و ۲۲ سنہ جلوس ملکۂ معظمہ وکٹوریا موسومہ ایکٹ متضمن احسن انتظام ہند ملکۂ ممدوحہ کے قبضۂ اقتدار مین آئی ہے یا آئندہ آئے ✢

نام مجموعہ و حدود قلمرو جسمین یہ مجموعہ نافذ ہوگا ✢ —

اس سے صرف مقصود یہ ہے کہ عملدرآمد اس قانون کا ملک ہند مین کب سے ہوگا چنانچہ اصل قانون مین تاریخ یکم مئی سنہ ۱۸۶۱ء مندرج ہے مگر یہ تاریخ بموجب ایکٹ ۶ سنہ ۱۸۶۱ عیسوی یکم جنوری سنہ ۱۸۶۲ء تبدیل کی گئی — یہ بھی واضح ہو کہ جزائر پرنس آف ویلس و سنگاپور و ملاکا

کہ بحر ہند مین واقع ہین اس قانون سے مستثنیٰ کیے گیے +

دفعہ ۲ - ہر ایک شخص (۱۱) جو قلمرو مذکور مین یکم مئی ۱۸۶۱ء کو یا اوسکے بعد ایسے فعل (۳۲) یا ترک فعل (۳۳) کا مجرم ہو جو اس مجموعہ کے احکام کے خلاف ہو وہ اسی مجموعہ کی رو سے سزا کا مستوجب ہوگا نہ کسی اور قانون کے مطابق +

سزاے جرائم جن کا ارتکاب قلمرو مذکور کے اندر واقع ہو +

غرض یہ ہے کہ بعد تاریخ یکم مئی ۱۸۶۱ء کے کہ جو بموجب ایکٹ ۶ - ۱۸۶۱ء کے یکم جنوری ۱۸۶۲ء تبدیل کی گئی ہر شخص کی نسبت تجویز سزا مطابق اس قانون کے عمل مین آویگی اور کسی طرح پر لحاظ قومیت و رتبہ کا نہ کیا جاوے گا - ظاہر ہے کہ قانون کا فائدہ سب کو یکسان پہونچنا چاہیے اور مقتضاے انصاف نہین ہے کہ کوئی شخص قانون سے بالا رکھا جاوے - البتہ ہر شخص کے ساتھہ تا وقتیکہ جرم ثابت نہو جاوے مطابق اوسکے رتبہ کے پیش آنا مناسب ہے چنانچہ اس کی نسبت ضابطہ فوجداری یعنے قانون ۲۵ - ۱۸۶۱ء مین ہدایات مناسب مندرج ہین - یہ بھی مقصود قانون پایا جاتا ہے کہ سواے اس قانون کے اور کسی قانون کے ذریعہ سے سزا نہو گی البتہ قوانین خاص مستثنےٰ ہین جیساکہ دفعہ آخر اس باب سے واضح ہوگا اور اس سے یہ امر بھی ضمناً ثابت ہوتا ہے کہ جو جرائم اس قانون مین مندرج ہین یا کسی طرح پر اس قانون کی حد کے اندر آ سکتے ہین اونکی نسبت جو قوانین سابقہ ہین وہ بموجب اس قانون کے سب منسوخ سمجھے جاینگے قابل ہین یہ بھی منشاے قانون معلوم ہوتا ہے کہ گو رعایاے ملک غیر بھی قلمرو ہند مین آوینٗ

بہی بموجب اسی قانون کے جرم کی سزا پاوین گے ہان البتہ وہ اشخاص ذی رتبہ عالی خاندان

سکنای ہند جنکو بموجب عہدنامہ خاص کے کوئی استحقاق خاص پہونچ سکتا ہے اونکے

ساتہہ بموجب اوس قاعدہ کے ضابطہ کی کارروائی مین فرق ہوگا مگر وہ بہی اس

قانون کے حد واثر سے باہر متصور ہو نہین سکتے جن جرائم کا وقوع کہ ماقبل یکم جنوری

۱۸۶۲ عیسوی کے ہوگا اون مقدمات کی تجویز چاہیے جب ہو مگر مطابق قوانین سابق کے

ہوگی اور نہ مطابق اس قانون کے ÷ ۔

دفعہ ۳ ۔ جو کوئی شخص مطابق کسی قانون مجریہ جناب نواب گورنر جنرل

بہادر ہند باجلاس کونسل کسی ایسے جرم (۴۰) کی علت مین

قابل مواخذہ ہو جس کا ارتکاب قلمرو مذکور کے حدود کے

باہر ہوا ہے تو اوس شخص کے ساتہہ بابت کسی فعل (۳۳)

کے جس کا ارتکاب قلمرو مذکور کے باہر ہوا ہو اس مجموعہ کے

احکام کے مطابق اوسی طرح عمل کیا جاوے گا کہ گویا اوس

فعل کا ارتکاب قلمرو مذکور کے اندر ہوا ÷

سزاے جرائم جنکا ارتکاب قلمرو مذکور کے باہر واقع ہو مگر اونکی تحقیقات قانون کی روسے اوسکے اندر ہوسکتی ہے ÷

اس سے ظاہر ہے کہ اگر ارتکاب کسی جرم کا عملداری غیر مین بہی رعایاے سرکاری سے

ہوا اور وہ قابل مواخذہ تصور کیجاوے تو بہی تجویز سزا مطابق اس قانون کے ہوگی ۔

مثلاً اگر کوئی شخص منجملہ رعایاے ملکہ معظمہ تلبیس سکۂ ملکہ معظمہ نیپال مین کرے تو بہی وہ

مجرم متصور ہوگا ۔ تفصیل اسکی کہ کون رعایاے سرکاری متصور ہوسکتی ہے دفعہ ۲ ۔ قانون

اول ۱۸۴۹ء عیسوی سے واضح ہوگی ـ مختصراً یہ ہے کہ اگر غیر ملک کی رعایا ۶ ماہ
تک توطن عملداری سرکار انگریزی مین اختیار کرے تو وہ بھی رعایاے سرکاری متصور ہوگی
اور اوس کے ساتھہ بھی اوسیطرح پر سلوک کیا جاوے گا جس طرح پر کہ رعایاے سرکاری
کے ساتھہ مگر شرط توطن ضروری ہے اور بضرورت یا کار خاص سکونت ۶ ماہ بھی اوسکو
داخل رعایاے سرکاری نہین کر سکتی ـ تمام رعایاے سرکار انگریزی اور بھی تمام اشخاص
متعلقہ سررشتہ ہاے سول اور فوج درحالیکہ تعلق مذکورہ پر مامور ہون اور بعد اوسکے چھہ مہینے
اور بھی وہ اشخاص جو چھہ مہینے تک متوطن درمیان ممالک انگریز بہادر تحت حکومت گورنمنٹ
ممالک ہند کمپنی بہادر کے تابع قوانین رائج الوقت ممالک مذکورہ کے رہے ہون اور جو
ممالک مذکور مین گرفتار ہوئے ہون یا کہین گرفتار ہوکر بحراست کسی صاحب مجسٹریٹ اس
ملک کے سپرد ہون ایسے اشخاص بابت جرائم کے کہ اون سے درمیان کسی ملک والی
دیگر یا مملکت مین صادر ہون حسب تقاضاے قانون قابل تجویز ہونگے اور جس طریق پر
کہ بحسب شہادت اس جرم کے قابل ضمانت یا سپردگی ہون اور جیسا کہ ممالک انگریز مین سپرد
کیے جاتے ہون اوسی طریق پر ضمانت دین گے یا تجویز کے واسطے سپرد کیے جائین گے دفعہ ۲
قانون اول ۱۸۴۹ء ـ قانون ۷ ـ ۱۸۵۴ء عیسوی بھی ملاحظہ طلب ہے جسکا منشا یہ ہے
کہ اگر کسی شخص کی نسبت یہ دعوی ہووے کہ وہ سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی کے گورنمنٹ کے
قلمرو کے حدود کے باہر جرم کبیرہ کا مرتکب ہوا ہے تو اگر مجرم سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی کے
قلمرو کے بھیتر پایا جاوے وہ گرفتار ہوکر حاکم مجاز کو تفویض ہووے اور بھی یہ کہ اگر کوئی

حاکم اپنے علاقہ کے باہر کسی وارنٹ کو جاری کرنا چاہے تو ایسے وارنٹ کی تعمیل علاقہ کے باہر ہوا کرے *۔

دفعہ ۴۔ ملکہ معظمہ کا ہر ایک ملازم (۱۴) اس مجموعہ کی رو سے لیسے ہر ایک فعل یا ترک فعل کی یاداشش مین سزا کا مستوجب ہوگا جو خلاف احکام اس مجموعہ کے ہوا ور جس کا ارتکاب ملازم مذکور سے بحالت ملازمی یکم مئی ۱۸۶۱ء عیسوی کو یا بعد اوس کے کسی ایسے والی یا رئیس کے ملک مین واقع ہو جو باعتبار کسی عہد نامہ یا اقرار نامہ کے جو سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی کے ساتھ سابق مین منعقد ہوا ہو یا جو ملکہ ممدوحہ کے نام سے بوساطت کسی گورنمنٹ ہند کے منعقد ہوا ہو یا آیندہ منعقد ہو ملکہ معظمہ سے رابطہ اتحاد رکھتا ہو

سزای جرائم جن کا ارتکاب ملکہ معظمہ کے کسی ملازم کی جانب سے ریاست غیر مین واقع ہو جس سے اتحاد ہو۔

تاریخ یکم مئی ۱۸۶۱ء کے بجاے یکم جنوری ۱۸۶۲ء پڑھنا چاہیے دیکھو ایکٹ ۶۔ ۱۸۶۲ء عیسوی

اگر کسی والی یا رئیس کے ساتھ کوئی عہد نامہ یا اقرار نامہ کسی قسم کا نہ ہو مگر وہ رابطہ اتحاد کا سرکار کے ساتھ رکھتا ہو اور سرکار کے ساتھ اوسکو دعوے اطاعت بھی ہو تو بھی بمنشاء اس دفعہ کے سمجھا جاوے گا کہ اوس رئیس کے ساتھ عہد نامہ یا اقرار نامہ ہے *

دفعہ ۵۔ یہ مراد نہیں ہے کہ اس مجموعہ کی کوئی عبارت نیچے لکھی ہوئی قوانین کے کسی حکم کو منسوخ یا مبدل یا معطل کرے یا اوس پر کسی طرح موثر ہو۔ یعنے

[illegible] قوانین جنپر یہ مجموعہ [illegible] نہوگا۔

یا باب ۸۵ - ایکٹ آف پارلیمنٹ مجریہ ۳ و ۴ جلوس شاہ ولیم چہارم +-

یا کوئی اور ایکٹ آف پارلیمنٹ جو بعد ایکٹ مذکور کے جاری ہو کر سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی یا قلمرو مذکورہ پر یا قلمرو مذکورہ کے باشندون پر کسی طرح سے موثر ہوا ہو +

یا کوئی ایکٹ جو افسرون اور سپاہیون کی بغاوت اور نوکری پر سے بہاگ جانے کی سزا سے متعلق ہو خواہ وے ملکہ معظمہ کے ملازم ہون خواہ سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی کے +

یا کوئی اور ایکٹ جو واسطے انتظام افواج بحری متعلقہ ہند کے ہو +

یا کوئی قانون مختص الامر (۴۱)

یا کوئی قانون مختص المقام (۴۲)

اس دفعہ مین صرف ان قوانین کا حوالہ دیا گیا ہے جن مین اس قانون سے کچھہ اثر نہین پہونچتا — قوانین پارلیمنٹ کے منسوخی یا ترمیم و تبدیلی کا اختیار گورنر جنرل بہ اجلاس کونسل کے حیطہ قدرت سے باہر ہے — در باب افواج خشکی و بحری کے وہ قوانین و آرٹیکلس آف وار ہین جو وقتاً فوقتاً اجرای ہوتے ہین جن سے مقصود یہ ہے کہ فوج مین انتظام رہے اور مرتکبان جرم کو سزا دیجاوے — نسبت قواعد جنگی متعلقہ ہندوستانی افسران و سپاہیان فوج ہند کے دیکھو ایکٹ ۲۹ سنہ ۱۸۶۱ عیسوی -

دوسرا باب

تشریحات عامہ کے بیان مین

مقننون نے اس قانون کی ترتیب مین ایک یہ امر مدنظر رکہا ہے کہ الفاظ خاص ایک ہی معنے مین ہر جگہہ استعمال کیے ہین تاکہ جب کوئی لفظ خاص کسی دفعہ مین واقع ہو تو پڑہنے والے کو اوسکے اصلی یا مرادی معنے کے سمجہنے مین جیسے مقنن نے قرار دیے ہون کچہہ دقت واقع ہو مثلاً دفعہ ۱۹- مین جو جج کے معنی بیان کیے گئے ہین اوسی معنے مین اوس لفظ کو کل قانون مین جہان وہ لفظ واقع ہوا ہے استعمال کیا ہے - اس ترتیب و انتظام سے تحریر عبارت مین جسقدر سہولیت ممکن ہے ظاہر ہے اگر ہر مرتبہ ایک لفظ سے کئی معنے لیے جاتے جیسا کہ عام تحریر مین قاعدہ ہے تو سواے اس کے کہ مضمون قانون مین پیچیدگی اور سمجہنے والے کو دشواری ہوتی اور کوئی نتیجہ خاص نہین نکلتا- باایں ہمہ اکثر دفعات کو زیادہ سریع الفہم کرنے کی غرض سے تمثیلین بہی اون دفعات کے ذیل مین مندرج کی ہین اور اون تمثیلون کو گو جرائم سے متعلق ہین تو یہ سمجہنا چاہیے

کہ گویا نظائر معتبر ہین - ہمیشہ لحاظ اس کا رہا ہے کہ یہ تمثیلین بمطابقت مضمون اون دفعات کے ہون کہ جنکی ذیل مین وہ مندرج ہین اور جنکی تشریح مقصود ہے - اس باب خاص مین تشریحات عامہ کا بیان ہے اور یہ امر قابل یاد رکھنے کے ہے کہ اگر کل قانون کے مطالعہ مین ان تشریحات کا خیال نرکہا جاوے تو ممکن نہین کہ معنے صحیح قانون کے سمجھہ مین آسکین +

دفعہ ٦ اس تمام مجموعہ مین کسی جرم کی ہر ایک تعریف اور ہر ایک تعین سزا اور ہر ایک ایسی تعریف یا تعین سزا کی ہر ایک تمثیل اون ستثنیات سے مشروط سمجھی جائینگی جو باب ستثنیات عامہ مین مذکور ہین گو ہر ایک ایسی تعریف جرم و تعین سزا و تمثیل مین ستثنیات مذکورہ کا اعادہ نہوا ہو +

اس مجموعہ مین تعریفات ستثنیات سے مشروط سمجھی جاینگی -

تمثیلین

(ا) - اس مجموعہ کی اون دفعون مین جہان جرمون کی تعریفین مذکور ہین یہ نہین لکھا گیا ہے کہ سات برس سے کم عمر کا طفل مرتکب جرائم مذکورہ کا نہین ہو سکتا - مگر اون تعریفون کو اوس ستثناے عام سے مشروط سمجھنا چاہیے جسمین یہ مقرر ہے کہ کوئی فعل جو سات برس سے کم عمر کا طفل کرے جرم نہین ہے +

(ب) - اگر زید کہ عہدہ دار پولیس ہے بغیر وارنٹ کے بکر کو جو مرتکب قتل عمد ہوا ہے گرفتار کرے تو اس صورت مین زید جرم حبس بیجا کا مجرم نہ ہوا کیونکہ زید پر بکر کا گرفتار کرنا قانوناً واجب تھا پس یہ

صورت اوس مستثناے عام مین داخل ہے جسمین یہ مقرر ہوا ہے کہ کوئی فعل جرم نہین ہے جو ایسے شخص سے صادر ہو جس پر اوسکا کرنا قانوناً واجب ہے +

اس سے صرف یہ مراد ہے کہ جو مستثنیات عامہ ہین وہ ہر ایک جرم و سزا سے متعلق سمجھے جاوینگے گو اون کا ذکر اوس جرم یا سزا کے ساتھہ مندرج نہو جیسا کہ امثلہ بالا سے ظاہر ہے۔ مثلاً جن جن مقامات پر کہ جرائم کی تعریفین ہین وہان یہ مذکور نہین ہے کہ سات برس سے کم عمر کے لڑکے سے جو جرم سرزد ہو وہ جرم تصور نہین کیا جاویگا صرف مستثنیات عامہ مین ایک مقام پر بدفعہ ۸۲ لکھہ دیا گیا ہے تو گو اس قدر عبارت ہر جرم کی تعریف کے ساتھہ مندرج نہین ہوتی مگر یہ سمجھا جاویگا کہ گویا مندرج ہے اور اس سے یہ فائدہ ہے کہ ایک ہی عبارت سو و سو جگہہ نہین لکھنی پڑتی ۔ ایسا ہی نسبت دیگر مستثنیات عامہ کے سمجھنا چاہیے ۔

دفعہ ۷ — استعمال لفظ برعایت اوس تشریح کے جو اس مجموعہ مین کہین کی گئی +

ہر لفظ جسکی تشریح اس مجموعہ مین کسی محل پر ہوئی ہے اوسی تشریح کی رعایت سے اس مجموعہ مین ہر جگہہ مستعمل ہوا ہے +

دفعہ ۸ — ضمیر غائب اور اوسکے مشتقات +

وہ کا لفظ یعنے ضمیر واحد غائب اور اوسکے مشتقات ہر کسی شخص کے واسطے مستعمل ہوئے ہین عام اس سے کہ وہ مذکر ہو یا مونث +

دفعہ ۹ — وے الفاظ جو بمعنے صیغۂ واحد ہین صیغۂ جمع کو شامل ہین

واحد و جمع + اور وے الفاظ جو بمعنے صیغۂ جمع ہین صیغۂ واحد کو شامل ہین بشرطیکہ قرینہ سے اسکے خلاف نہ ظاہر ہو۔

دفعہ ۱۰ - مرد کے لفظ سے مذکر نوع انسان مراد ہے کسی عمر کا ہو اور عورت کے لفظ سے مونث نوع انسان مراد ہے کسی عمر کی ہو +

مرد و عورت +

دفعہ ۱۱ - شخص کا لفظ ہر ایک کمپنی یا جماعت یا گروہ اشخاص کو شامل ہے خواہ اونکو سرکار سے سند ملی ہو یا نہین +

شخص

بعض کمپنیان ایسی ہوتی ہین جن کو سند بادشاہی حاصل ہوتی ہے جیسے ریلوے کمپنی اور بعض کمپنیان بموجب کسی قانون کے مقرر ہوتی ہین جیسے بنک بنگال اور بعض ایسی ہوتی ہین کہ آپسکی رضامندی سے واسطے اجراے کسی کاروبار کے مقرر ہوتی ہین پس گو انکی شرکا کسیقدر ہون مگر وہ اس قانون کے معنے مین بحیثیت مجموعی شخص واحد متصور ہون گے +

دفعہ ۱۲ - عامہ کا لفظ ہر فرقۂ عوام الناس یا طبقہ خلائق کو شامل ہے +

عامہ +

دفعہ ۱۳ - ملکہ کے لفظ سے سلطان وقت مملکت متحدہ گریٹ برٹن اور آئرلنڈ مراد ہے +۔

ملکہ معظمہ +

دفعہ ۱۴ - ملازم ملکہ معظمہ کے لفظ سے وہ سب عہدہ دار اور ملازم مراد ہین جو ہند مین بحکم یا باطاعت حکم باب ۱۰۶ - ایکٹ آف پارلیمینٹ مذکور مجریہ ۲۱ و ۲۲ سنہ جلوس ملکہ معظمہ وکٹوریا موسومہ قانون متضمن احسن انتظام ہند یا بحکم یا باطاعت حکم گورنمنٹ ہند یا کسی گورنمنٹ کے قائم رہے یا مقرر یا مامور ہوئے ہون +

ملازم ملکہ معظمہ + -

دفعہ ۱۵ - برٹش انڈیا کے لفظ سے سوائے آباد یہائے پرنس آف ویلس آئلینڈ وسنگاپور وملاکا کے وہ قلمرو مراد ہے جو باب ۱۰۶ - ایکٹ آف پارلیمینٹ مذکور مجریہ سنہ ۲۱ و ۲۲ جلوس ملکہ معظمہ وکٹوریا موسومہ قانون متضمن احسن انتظام ہند کے روسے ملکہ ممدوحہ کے قبضہ اقتدار مین آئی ہے یا آئندہ آئے +

برٹش انڈیا +

دفعہ ۱۶ - گورنمنٹ ہند کے لفظ سے جناب نواب گورنر جنرل بہادر ہند باجلاس کونسل اور اگر جناب نواب ممدوح کونسل مین تشریف نرکھتے ہون تو جناب پریزیڈنٹ باجلاس کونسل یا صرف نواب گورنر جنرل بہادر ہند مراد ہین بلحاظ اون اختیارات کے جنکو نواب گورنر جنرل بہادر ہند یا جناب پریزیڈنٹ باجلاس کونسل یا نواب ممدوح بذات خود جواز عمل مین لائین + -

گورنمنٹ ہند

دفعہ ۱۷ - گورنمنٹ کے لفظ سے وہ شخص یا وے اشخاص مراد ہین جو برٹش انڈیا کے کسی حصہ مین قانوناً نظم ونسق ملک

گورنمنٹ

کے مختار ہون —

چیف کمشنر بھی بمطابقت قانون گورنمنٹ متصور ہو سکتے ہین دیکھو ایکٹ ۲ ۳۲ سنہ ۱۸۹۶ع

دفعہ ۱۸ — پریزیڈنسی — پریزیڈنسی کے لفظ سے وہ قلمرو مراد ہے جو کسی ایک پریزیڈنسی کی گورنمنٹ کے زیر حکومت ہو —

دفعہ ۱۹ — جج — جج کے لفظ سے نہ صرف ایسا شخص مراد ہے جو باعتبار عمل سرکاری جج کے لقب سے ملقب ہو بلکہ ہر وہ شخص مراد ہے جو قانون کی روسے کسی دیوانی یا فوجداری کے مقدمہ مین فیصلہ قطعی صادر کرنے کا اختیار رکھتا ہو یا ایسے فیصلہ کے صادر کرنے کا اختیار رکھتا ہو کہ اگر اوس فیصلہ کا اپیل نہو تو وہ فیصلہ قطعی ہو یا ایسے فیصلہ کے صادر کرنے کا اختیار رکھتا ہو کہ اگر وہ فیصلہ کسی دوسرے حاکم کی تجویز سے بحال رہے تو قطعی ہو یا وہ کسی ایسی جماعت اشخاص سے ہو جس جماعت کو قانوناً ایسے فیصلہ کے صادر کرنے کا اختیار ہے +

تمثیلین

(ا) — کوئی کلکٹر جبکہ وہ کسی مقدمہ مین ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ع کے مطابق عمل کر رہا ہو جج ہے —

(ب) — کوئی مجسٹریٹ جبکہ وہ کسی ایسے جرم کی نسبت عمل کر رہا ہو جسمین اوسکو جرمانہ یا قید کے حکم صادر کرنے کا اختیار ہے جج ہے عام اس سے کہ اوس کا فیصلہ قابل اپیل ہو یا نہ ہو +

(ج) — ہر ایک اہل پنچایت جسکو قانون سات سنہ ۱۸۱۶ع مجموعہ قوانین مدراس کے مطابق مقدمات کے تجویز

دفیصل کرنے کا اختیار ہو جج ہے۔

(د)- کوئی مجسٹریٹ جبکہ وہ کسی ایسے جرم کی نسبت عمل کر رہا ہو جسمین اوسکو صرف دوسرے محکمہ مین تجویز کے لیے سپرد کرنے کا اختیار ہے جج نہین ہے۔

جس شخص کو مقدمات عدالتی فیصل کرنے کا اختیار ہے جج کہلاتا ہے اور اوسکی عدالت کو کورٹ آف جسٹس کہتے ہین

دفعہ ۲۰- کورٹ آف جسٹس کے لفظ سے وہ جج مراد ہے جسکو قانوناً بذات واحد عدالت کے کام کرنے کا اختیار حاصل ہو یا ججون کا وہ مجمع مراد ہے جسکو قانوناً بالاجتماع عدالت کے کام کرنے کا اختیار حاصل ہو اوس حال مین کہ وہ جج یا ججون کا مجمع عدالت کا کام کر رہا ہو۔

کورٹ آف جسٹس

تمثیل

اہل پنچایت جو بموجب قانون ۷- سنہ ۱۸۱۶ع مجموعۂ قوانین مدراس کے عمل کر رہے ہون اور جنکو مقدمات کی نسبت تجویز و فیصل کرنے کا اختیار حاصل ہے کورٹ آف جسٹس ہے۔

دیکھو حاشیۂ دفعہ ۱۹-

دفعہ ۲۱- سرکاری ملازم کے لفظ سے وہ شخص مراد ہے جو نیچے لکھی ہوئے قسمون مین سے کسی قسم مین داخل ہو۔ یعنے

سرکاری ملازم

پہلے ملکہ معظمہ کا ہر ملازم متعہد

دوسری ۔ ہر ایک صاحب کمیشن عہدہ دار جو ملکہ معظمہ کی افواج بری یا بحری مین ہو اوس حال مین کہ وہ گورنمنٹ ہندیا اور کسی گورنمنٹ کے تحت مین کسی خدمت پر مامور ہو۔

تیسری ــــ ہر ایک جج

چوتھی ـــ کورٹ آف جسٹس کا ہر ایک عہدہ دار جسپر باوسکے عہدہ کی حیثیت سے لازم ہے کہ وہ کسی امر متعلقہ قانون یا کسی امر متعلقہ واقع کی تحقیقات کرے یا اوسکی نسبت کیفیت لکھے یا کوئی دستاویز مرتب یا مصدق کرے یا اپنی حفاظت مین رکھے یا کسی مال کو اپنی تحویل مین لے یا اوس کو اپنی تحویل سے دور کرے یا عدالت کے کسی حکمنامہ کی تعمیل کرے یا کوئی حلف دے یا ترجمان کا کام کرے یا محکمہ کے آداب کا انتظام رکھے اور ہر شخص جسکو کورٹ آف جسٹس کی جانب سے خدمات مذکورہ مین سے کسی خدمت کے ادا کرنے کا اختیار خاص حاصل ہو۔

پانچوین ـ ہر ایک اہل جوری یا ہر ایک اسیسر یا ہر ایک شریک پنچایت اوس حال مین کہ وہ کورٹ آف جسٹس یا کسی سرکاری ملازم کی مدد کرتا ہو۔

چھٹی ـ ہر ایک ثالث یا کوئی دوسرا شخص جسکو کسی کورٹ آف جسٹس یا کسی حاکم ذی اختیار سے کوئی مقدمہ یا معاملہ فیصل کرنے یا کیفیت لکھنے

کے لئے سپرد ہوا ہو

ساتوین — ہر ایک شخص جو ایسا عہدہ رکھتا ہو کہ وہ اوسکے اعتبار سے کسی شخص کے قید کرنے یا قید رکھنے کا مجاز ہو۔

آٹھوین — ہر ایک سرکاری عہدہ دار جس پر بہ حیثیت اوس کے عہدہ کے لازم ہے کہ جرمون کی روک کرے اور جرمونکی وقوع کی اطلاع دے اور مجرمون کو جوابدہی مین ماخوذ کرائے اور عوام کی عافیت و امن و آسایش کی حفاظت کرے۔

نوین — ہر ایک عہدہ دار جس پر بحیثیت اوسکے عہدہ کے لازم ہے کہ کوئی مال گورنمنٹ کی جانب سے اپنی قبضہ مین لائے یا اپنی تحویل مین لے یا اپنی تحویل مین رکھے یا صرف کرے یا وہ گورنمنٹ کی جانب سے کوئی پیمایش یا تشخیص یا معاہدہ کرے یا وہ سررشتۂ مال کے کسی حکمنامہ کی تعمیل کرے یا کسی ایسے امر کی تحقیقات کرے جو گورنمنٹ کی اغراض متعلقۂ زر پر موثر ہو یا اوس باب مین کیفیت لکھے یا کوئی دستاویز جو گورنمنٹ کی اغراض متعلقۂ زر سے تعلق رکھتی ہو مرتب یا مصدق کرے یا اوس دستاویز کو اپنی تحویل مین رکھے یا کسی ایسے قانونکے انحراف کی روک کرے جو گورنمنٹ کی اغراض متعلقۂ زر کی حفاظت کے لئے نافذ ہو اور ہر ایک عہدہ دار جو سرکار کا ملازم ہو یا گورنمنٹ سے حق المحنت پاتا ہو یا اوس کو کوئی کار سرکار کرنے کی عوض مین فیس یا کمیشن کیطرح پر اجرت ملتی ہو۔

دسوین — ہر ایک عہدہ دار جس پر بحیثیت اوسکے عہدہ کے لازم

ہے کہ بنظر کسی عام غرض غیر مذہبی متعلقہ کسی گانون یا قصبہ یا شہر یا ضلع کے
کوئی مال اپنے قبضہ مین لائے یا اپنی تحویل مین لے یا اپنی تحویل مین رکھے
یا صرف کرے یا کوئی پیمایش یا تشخیص کرے یا کسی قسم کی رسوم یا ٹیکس لگائے
یا کسی گانون یا قصبہ یا شہر یا ضلع کی باشندون کے حقوق کی تعین کی غرض
سے کوئی دستاویز مرتب یا مصدق کرے یا اپنی تحویل مین رکھے *۔

تمثیل

مینونسپل کمشنر سرکاری ملازم ہے

پہلی تشریح وے سب اشخاص جو اوپر کی لکھی ہوئی قسمون مین سے کسی قسم مین داخل
ہون سرکاری ملازم ہین عام اس سے کہ اونہون نے گورنمنٹ سے وہ منصب
پایا ہو یا نہین *

دوسری تشریح ہر محل مین جہان سرکاری ملازم کا لفظ آیا ہے اطلاق
اوس کا ہر شخص پر ہے جو کسی سرکاری ملازم کے عہدہ پر فی الواقع قائم
ہو گو کہ اوس شخص کے اوس عہدہ پر قائم ہونیکے استحقاق مین قانون کی رو سے
کیسا ہی سقم ہو۔

[اس دفعہ مین تشریح الفاظ ملازم سرکاری کی ہے۔ اور اس قانون مین عام اشخاص
سے جنپر یہ قانون موثر ہے ملازم سرکاری کی ایک قسم کی علٰحدگی اور تخصیص کی گئی ہے
اور اوس سے مقصود یہہ ہے کہ عام جرائم مین تو وہ یکسان شریک عوام ہین اور جب

قاعدہ مطابق عوام کے اونکی ساتھہ بھی عمل کیا جاوے گا - لیکن علاوہ اسکے ملازمان سرکاری
کے ساتھہ بوجہ اونکی ملازمی کے اور اقسام کے مواخذہ بھی ہو سکتے ہین اور اونکی ساتھہ مزاحمت
یا مقابلہ کرنا بھی جرم ہے - ملازمان سرکاری مین وہ جملہ اشخاص شامل ہین جو کسی
طرح پر کار سرکاری انجام کرتے ہین خواہ اونکی تقرری بطور جائز ہوئی ہو یا نہین
صرف یہہ دیکھنا چاہیے کہ یہہ شخص بحکم مقرر ہوا ہے بالحاظ اس امر کے کہ حاکم مقرر کنندہ
مجاز اوسکی تقرری کا تھا یا نہین قسم سوم نقطع ج دیکھو دفعہ ۱۹ قسم چہارم مین عمال عدالت
فوجداری و دیوانی و مال جس قدر کہ بحثیت عدالت تعلق ہے مراد ہین - قسم پنجم اسیسر و نکے
شرکت یا امداد دہی ممالک مغربی مین سوائے عدالت سشن اور کسی مین مروج نہین ہے
اور نہ جوری کا رواج ہے اور پنچون کی شرکت کا بغرض امداد دہی عدالت بھی قاعدہ اس
ملک مین جاری نہین ہے البتہ ممالک متوسط مین دریافت ہوا ہے کہ جاری ہے قسم ششم
اسمین جو پنچ مذکور ہین اونسے وہ پنچ مراد ہین کہ جو بحکم عدالت یا کسی حاکم مجاز مال کی واسطے
انفصال یا تحریر کیفیت مقدمات کے قرار دیئے جاوین قسم ہفتم اسمین ملازمان جیل عموماً
داخل ہین قسم ہشتم - ہر ایک عہدہ دار پولیس مراد ہے قسم نہم - اس دفعہ مین ملازمان
مال و فوجداری بلکہ بطور عام وہ جملہ اشخاص شامل ہین جو تنخواہ دار سرکاری ہون
یا بالعوض کسی خدمت کے اونکو کسی قسم سے حق المحنت ملتا ہو جیسے سزاول دیہات
نظام اور نیز وہ اشخاص جو فیس یا کمیشن بطور اجرت کے پاتے ہون جیسے اسٹامپ فروش
و کمشنر نیلام - گماشتہ قانونگوے اس تفصیل کی روسے داخل زمرۂ ملازمان

سرکاری نہین ہین قسم دہم - اسمین لوکل ایجنٹ ومیونسپل کمشنر وپنچایان ٹکس وپٹواری

شامل ہین - چنانچہ حکام صدر نظامت آگرہ نے بمقدمہ اکبر علی مدعی علیہ منفصلۂ دسوین مئی

۱۸۶۵ء کے یہہ تجویز فرمائی کہ پنچ ٹکس بموجب قانون ۲۰ - ۱۸۵۶ء عیسوی قسم پنجم و دہم

مندرجہ دفعہ ہذا کی روسے داخل ملازم سرکاری ہے - بعد اجراے قانون ہذا گیارہوین قسم

ملازمان سرکاری کی اور قائم ہوئی یعنے بموجب قانون ۳۱ - ۱۸۶۰ء افسران و ملازمان

ریلوے کمپنی ملازم سرکاری تصور کیے جاوینگے جیساکہ دفعات ۱۶۱ و ۱۶۲ و ۱۶۳ و

۱۶۴ و ۱۶۵ - تعزیرات ہند مین سرکاری ملازمون سے مراد ہے -

دفعہ ۲۲ مال منقولہ

مال منقولہ کے لفظ مین ہر قسم کا مال واسباب مادی داخل ہے سواے اراضی اور اون چیزون کے جوزمین سے ملصق ہون یاکسی ایسی چیز سے بالاستحکام پیوستہ ہین جوزمین سے ملصق ہے *

مال منقولہ - یہہ الفاظ ایسے نہین ہین جنکے معنی عام فہم نہ ہون - اس مین ہر قسم کا مال

منقولہ شامل ہے بشرطیکہ وہ مادی ہو یعنے وجود رکھتا ہو - مثلاً اسباب روزمرّہ

خانہ داری کا داخل مال منقولہ ہے لیکن اگر کوئی شخص اوسکو فروخت کرڈالے تو بابت

اوسکی قیمت کے جو روپیہ خریدار کے ذمہ واجب ہے اور جس کے پانے کا استحقاق

فروشندہ اسباب کو حاصل ہے وہ داخل مال منقولہ نہین سمجھا جاویگا کیونکہ اوسکا کچھہ وجود نہین ہے

دفعہ ۲۳ استحصال بیجا

استحصال بیجا وہ استحصال مال ہے جو بیجا وسیلون سے کیا جاوے اور شخص حاصل کرنیوالا اوس مال کا قانوناً مستحق نہو *-

زیان بیجا — زیان بیجا وہ زیان مال ہے جو بیجا وسیلون سے کیا جاوے اور شخص زیان اوٹھانے والا اوس مال کا قانوناً مستحق ہو۔

مال کا بطریق بیجا رکھہ چھوڑنا استحصال بیجا مین داخل ہے — یہہ بات کہ کسی شخص نے استحصال بیجا کیا نہ صرف اوس حالت میں کہی جائیگی جبکہ وہ شخص اوس مال کو بطریق بیجا حاصل کرے بلکہ اوس صورت مین بھی کہی جائیگی جبکہ بطریق بیجا اپنے قبضہ مین رکھے۔

مال سے بطریق بیجا محروم رکھنا زیان بیجا مین داخل ہے۔ — اور یہہ بات کہ کسی شخص نے زیان بیجا اوٹھایا نہ صرف اوس حالت مین کہی جائیگی جبکہ بطریق بیجا وہ شخص مال سے محروم رکھا جائے بلکہ اوس صورت مین بھی کہی جائیگی جبکہ وہ شخص کسی مال سے بطریق بیجا بیدخل کیا جاوے۔

دفعہ ۲۴ — بددیانتی سے — جو کوئی شخص کوئی امر کرے اس نیت سے کہ وہ کسی شخص کو استحصال بیجا کرائے یا کسی شخص کو زیان بیجا پھونچاوے تو کہا جائیگا کہ اوس نے وہ امر بددیانتی سے کیا۔

دفعہ ۲۵ — فریباً — جو کوئی شخص کوئی امر کرے اس نیت سے کہ وہ کسی کو کسی مال یا استحقاق سے فریباً محروم یا بیدخل کرے تو اس حالت مین کہا جائےگا کہ اوس شخص نے وہ امر فریباً کیا نہ کسی دوسری حالت مین۔

فریباً کرنے سے یہہ مراد ہے کہ کرنے والے کی نیت مین دغا یا دہوکہ دینا ہو۔

دفعہ ۲۶ — اگر کسی امر کے باور کرنے کی وجہ کافی کسی شخص کے سامنے موجود ہو تو اس حالت مین کہا جائیگا کہ وہ شخص اوس امر کی باور کرنے کی وجہ رکھتا ہے نہ کسی دوسری حالت مین۔

باور کرنے کی وجہ —

دفعہ ۲۷ — جب کوئی مال کسی شخص کی جانب سے اوسکی زوجہ یا متصدی یا نوکر کے قبضہ مین ہو تو حسب منشاء اس مجموعہ کے مال مذکور شخص مذکور کے قبضہ مین سمجھا جائے گا۔

مال مقبوضہ زوجہ یا متصدی یا نوکر ❊

تشریح — جو کوئی شخص چند روز کے لیے یا کسی خاص ضرورت پر متصدی یا نوکر کی حیثیت سے مامور کیا جاوے تو وہ شخص حسب منشاء اس دفعہ کے متصدی یا نوکر ہے۔

قبضہ کی شرح جو اس دفعہ مین کی گئی یہہ ایک نہایت ضروری بات ہے اور جرائم سرقہ متعلقہ باب ۱۷ مین اسکی نہایت ضرورت پڑے گی کیونکہ جرم سرقہ کا وقوع اوسی حالت مین ہوگا کہ جب قبضہ سے کوئی شئے نکالی جاوے گی ہر چند اس دفعہ و تشریح متعلقہ دفعہ ہذا مین چند صورتین قبضہ کی لکھدی گئی ہین مگر اور بھی بہت سی صورتین قبضہ کی ہین اور اونکی تفصیل کا ہونا ایک امر غیر ممکن ہے اکثر صورتین ایسی پیدا ہون گی جہان قبضہ کی نسبت بہت سی گفتگو ہو سکتی ہے مگر نظر بحالات معاملہ یہہ امر مجوز کی رائے پر محمول کیا گیا ہے۔

دفعہ ۲۸ — جب کوئی شخص ایک شے مین دوسری شے کی مشابہت پیدا کرے اس نیت سے کہ وہ اوس مشابہت کے ذریعہ

تلبیس —

سے مغالطہ دے یا اس علم سے کہ اوسکی ذریعہ سے مغالطہ چل جانے کا احتمال ہے تو کہا جائے گا کہ شخص مذکور نے تلبیس کی ۔

تشریح ۔ تلبیس کی متحقق ہونے کے لیے ضرور نہین ہے کہ مشابہت ٹھیک ٹھیک ہو ۔

کھوٹا روپیہ بہ نیت مغالطہ دہی بنانا داخل تلبیس ہے ۔

دفعہ ۲۹ ۔ دستاویز کی لفظ سے وہ مضمون مراد ہے جو کسی مادہ پر حروف یا ہندسون یا علامتون کے ذریعہ سے یا اون مین سے دو یا زیادہ کے ذریعہ سے ظاہر یا بیان کیا گیا ہو اور ان حروف یا ہندسون یا علامتون کو اس مضمون کی وجہ ثبوت کے لیے کام مین لانے کی نیت ہو یا وے اوس مضمون کی وجہ ثبوت کے کام مین آسکین ۔

دستاویز

پہلی تشریح ۔ یہہ بات قابل لحاظ نہین ہے کہ کس وسیلے سے یا کس شے پر وے حروف یا ہندسے یا علامتین بنائی جائین یا یہہ کہ کسی کورٹ آف جسٹس مین وجہ ثبوت مذکور کو کام مین لانے کی نیت ہو یا نہو یا وہ وجہ ثبوت کام مین آئے یا نہ آئے ۔

تمثیلین

وہ نوشتہ جس مین شرائط کسی معاہدے کی مذکور ہون اور جو بطور وجہ ثبوت اوس معاہدے کے متعلق ہو سکتا ہو دستاویز ہے ۔

رقعہ اسمی کسی مہاجن کا دستاویز ہے ۔

مختار نامہ دستاویز ہے۔

نقشہ زمین یا نقشہ عمارت جس سے یہ نیت ہو کہ وہ وجہ ثبوت کے طور پر کام مین آئے یا وجہ ثبوت کے طور پر کام مین آسکے دستاویز ہے۔

جس نوشتہ مین احکام یا ہدایتین مندرج ہون وہ دستاویز ہے۔

دوسری تشریح ۔ جو مراد حروف یا ہندسون یا علامتون سے موافق رسم اہل تجارت یا کسی اور رسم کی لی جاتی ہے وہی مراد اوس قسم کے حروف یا ہندسون یا علامتون سے حسب منشاء اس دفعہ کے سمجھی جائیگی گو واقع مین وہی مراد عبارت مین نہ ظاہر کی گئی ہو۔

تمثیل

اگر زید کسی ہنڈی کی پشت پر اپنا نام لکھدے اور ہنڈی مین لکھا ہو کہ جسکو کہے اوسے روپیہ ملے تو حسب دستور تجارت اس عبارت ظہری کی یہہ معنے ہین کہ قابض کو ہنڈی کا روپیہ دینا چاہیے پس عبارت ظہری مذکور دستاویز ہے اور اوس سے وہی مراد لینی چاہیے کہ گویا دستخط کے اوپر یہہ عبارت لکھی ہوتی کہ قابض ہنڈی کو روپیہ دو یا کوئی اور عبارت اسی مضمون کی لکھی ہوتی۔

دفعہ ۳۰ ۔ کفالت المال کے لفظ سے وہ دستاویز مراد ہے جو ایسی دستاویز ہو یا ایسی دستاویز سمجھے جانے کی حیثیت رکھتی ہو جس کے ذریعہ سے کوئی قانونی حق پیدا کیا جاوے یا بڑھایا جاوے یا منتقل کیا جاوے یا مقید کیا جاوے یا زائل کیا جاوے یا چھوڑ دیا جاوے یا جس کے ذریعہ سے

کفالت المال

کوئی شخص متقیہ ہو کہ مین قانوناً ذمہ دار ہون یا اقرار کرے کہ فلان قانونی حق میرا نہین ہے۔

تمثیل

اگر زید کسی ہنڈی کی پشت پر اپنا نام لکھدے تو چونکہ اوس عبارت ظہری کی رو سے استحقاق زر ہنڈی اوس شخص کو منتقل ہو جاتا ہے جو اوس ہنڈی پر جوازاً قابض ہوا سلیئے یہ عبارت ظہری کفالت المال ہے۔

پس ظاہر ہے کہ ہر کفالت المال دستاویز ہے مگر ہر دستاویز کفالت المال نہین ہو سکتی۔ یعنے کفالت المال بھی ایک قسم کی دستاویز ہے۔

دفعہ ۳۱ — وصیت نامہ

وصیت نامہ کے لفظ سے ہر ایک قسم کی دستاویز وصیتی مراد ہے۔

دفعہ ۳۲ — الفاظ منسوب با فعال خلاف قانون ترک افعال پر محیط ہین

اس مجموعہ کے ہر محل مین وے الفاظ جو افعال مرتکبہ سے منسوب ہین ناجائز ترک افعال پر بھی محیط ہین بجز اوس محل کے جہان قرینے سے کوئی مراد اوس کے مخالف پائی جائے۔

اس سے یہ مراد ہے کہ جس طرح پر ارتکاب کسی فعل کا جرم ہے اوسی طرح پر کسی فعل کا ترک ناجائز بھی جرم ہے مثلاً اگر کوئی ملازم پولیس حراست جائز سے کسی مجرم کو بھاگ جانے دے یا بھگا دیوے تو وہ مجرم متصور ہوگا — اسی طرح اگر کوئی مجرم بموجب قانون کے قابل گرفتاری ہو اور اوسکو ملازم پولیس گرفتار نکرے یعنے اوسکی گرفتاری کو ترک کرے

تو بھی وہ مجرم تصور کیا جاوے گا۔ جن حالتون مین کہ کسی فعل کا ارتکاب جرم نہین سمجھا جاوے تو اون حالتون مین کسی فعل کا ترک ناجائز بھی جرم نہین سمجھا جاوے گا۔ مثلاً بموجب دفعہ ۸۴۔ کوئی فعل جرم نہین ہے جو مجنون سے سرزد ہوا اسی طرح پر جو کام کہ ایک شخص کے ذمہ بموجب قانون کے کرنا واجب ہے اور بوجہ فتور عقل کے وہ اوسکو ترک کرے تو وہ بھی جرم متصور نہوگا۔ اور اس مجموعہ مین ہر محل پر ایسا ہی تصور کرنا چاہیے جیساکہ مذکور ہوا تا وقتیکہ کسی محل خاص مین قرینے سے خلاف اسکی مراد نہ ہو۔

دفعہ ۳۳ فعل کے لفظ سے مثل فعل واحد کے سلسلہ افعال متواتر بھی مراد ہے۔

فعل

اور ترک کے لفظ سے مثل ترک واحد کے سلسلہ ترک متواتر بھی مراد ہے۔

ترک

دفعہ ۳۴ جب چند شخص کسی فعل (۳۳) مجرمانہ کے مرتکب ہون تو اون مین سے ہر ایک شخص اوس فعل کی نسبت اسیطرح قابل مواخذہ ہوگا کہ گویا تنہا وہی شخص فعل مذکور کا مرتکب ہوا۔

اون چند شخصون مین سے جو کسی فعل کے مرتکب ہون ہر شخص کا اسطرح قابل مواخذہ ہونا کہ گویا وہ تنہا مرتکب ہو۔

جرم کے شرکون کی نسبت صرف یہ دفعہ ہے نہ جرم کے معینون کی نسبت۔ اعانت کے لیے علیحدہ باب ہے دیکھو باب پنجم۔ خواہ کتنے ہی آدمی مل کر جرم کے مرتکب ہون مگر اون مین سے ہر شخص یکسان مجرم تصور کیا جاوے گا دیکھو حاشیہ دفعہ ۳۰۸۔ کو

دفعہ ۳۵ — جب کہ ایک ایسی فعل (۳۳) کا ارتکاب چند شخصون سے واقع ہوا ہو جو صرف اس باعث سے جرم ہے کہ اوسکا ارتکاب مجرمانہ علم یا نیت سے کیا جاے تو اون مین سے ہر ایک شخص جو ایسے علم یا نیت سے اوس فعل کے ارتکاب مین شریک ہو وہ اوس فعل کی نسبت اسیطرح قابل مواخذہ ہو گا کہ گویا تنہا وہی شخص (۱۱) اوس علم یا نیت سے اوس فعل کا مرتکب ہوا۔

جس حالتین کہ ایسا فعل مجرمانہ علم یا نیت کے ساتھہ کیے جانے کی وجہ سے ناجائز ہے۔

جب چند آدمی کسی فعل کو مجرمانہ علم یا نیت سے کرین اور اس باعث سے وہ فعل جرم ہو جاوے تو جتنے آدمی کہ اوسی علم یا نیت مجرمانہ سے اوس فعل مین شریک ہون گے ایک سے مجرم تصور کیے جائین گے — مثلاً اگر دس آدمی ملکر بہ نیت مجرمانہ کسیکو قتل کرین تو ہر ایک اون مین سے مجرم قتل عمد کا متصور ہو گا — اس سے یہہ بات نکلتی ہے کہ اگر کوئی شخص شریک فعل تو ہو مگر نہ بہ نیت یا علم مجرمانہ تو وہ مجرم نہ ہو گا — یا اگر نیتین شریکون کی مختلف ہونگی تو وہ مرتکب مختلف جرائم کے تصور کیے جاوینگے دیکھو حاشیہ دفعہ ۳۸ - کو۔

دفعہ ۳۶ — جس محل مین بذریعہ ارتکاب فعل (۳۳) یا ترک فعل (۳۳) کے کسی نتیجۂ خاص کا پیدا کرنا یا اوس نتیجہ کے پیدا کرنے کا اقدام جرم ہو تو وہان سمجھنا چاہیے کہ اوس نتیجہ کا پیدا کرنا کچھہ فعل سے اور کچھہ ترک فعل سے بھی وہی جرم ہو گا۔

نتیجہ جو کچھہ فعل سے اور کچھہ ترک فعل سے پیدا ہوا ہو —

تمثیل

اگر زید قصداً ہلاکت بکر کا باعث اس طرح سے ہو کہ کچھ تو وہ بکر کو خوراک کا دینا خلاف قانون ترک کرے اور کچھ اوس کو مارے تو زید قتل عمد کا مرتکب ہوگا -

چند فعلون مین سے جن سے کوئی جرم مرکب ہو ایک فعل کر کے شریک ہونا -

دفعہ ۳۷ - جب کہ ارتکاب کسی جرم کا بذریعہ ارتکاب چند فعلون کے عمل مین آئے تو جو کوئی شخص (۱۱) اون فعلون مین سے کسی فعل (۳۳) کا ارتکاب تنہا یا بشرکت کسی اور شخص کے کرکے قصداً اوس جرم کے ارتکاب مین شریک ہو وہ شخص جرم مذکور کا مرتکب ہوگا

تمثیلین

(ا) — اگر زید اور بکر اس امر پر متفق ہون کہ ہم دونون فرداً فرداً مختلف اوقات پر تھوڑا تھوڑا زہر دیکر عمرو کو ہلاک کرین اور مطابق اس عہد و پیمان کے زید و بکر عمرو کو ہلاک کرنیکی نیت سے زہر دیوین اوس زہر کے اثر سے جو اسطرح بدفعات دیا گیا عمرو مرجاے تو اس صورت مین زید و بکر قصداً اس ارتکاب قتل عمد مین شریک ہوے اور چونکہ ہر ایک ان دونون مین سے ایسے فعل کا مرتکب ہوا جو عمرو کی ہلاک کا باعث ہوا اس لیے یہہ دونون شخص جرم مذکور کے مجرم ہوے گو اونکے افعال علٰحدہ علٰحدہ ہین -

(ب) — زید و بکر بالاشتراک داروغۂ محبس ہین اور عمرو قیدی اونکی سپردگی مین بحیثیت اونکی دارونگی کے چھہ چھہ گھنٹے باری باری سے رہتا ہے اور زید و بکر اس نیت سے کہ عمرو ہلاک ہو جاے اپنی اپنی نوکری کی باری مین عمرو کو اوس خوراک کا دینا بطریق ناجائز ترک کرین جو عمرو کے کھلانے کے لیے اونکو دی گئی

ہو اور اسطرح اوسکی ہلاکت کے باعث ہونے مین دیدہ و دانستہ شریک ہون اور عمرو بھوک سے مرجاے تو زید و بکر دونون عمرو کے قتل عمد کے مجرم ہوے ۔

(ج) ۔ زید دارو غۂ محبس ہے اور عمرو قیدی اوسکی سپردگی مین ہے زید اس نیت سے کہ عمرو ہلاک ہوجاے عمرو کو خوراک کا دینا خلاف قانون ترک کرے جسکے سبب سے عمرو نہایت ضعیف وکمزور ہوجاے مگر اسقدر فاقے نہون کہ وے عمرو کے ہلاک کے باعث ہون + زید عہدہ سے معزول ہوجاے اور بکر بجاے اوسکے مقرر ہوا اور بکر بھی بلا سازش یا بلا اشتراک زید کے عمرو کو خوراک کا دینا خلاف قانون ترک کرے اس علم سے کہ اوس خوراک دینے کے ترک مین عمرو کے ہلاک ہونے کا احتمال ہے اور عمرو بھوک سے مرجاے تو بکر قتل عمد کا مجرم ہے مگر زید اسلئے کہ اوسنے بکر کی شرکت نہین کی صرف اقدام قتل عمد کا مجرم ہے ۔

سابق مذکور ہوچکا ہے کہ اگر چند اشخاص ایک ہی فعل مین بہ نیت مجرمانہ شریک ہون تو وہ جملہ مجرم متصور ہون گے اور اب اس دفعہ سے یہہ مقصود ہے کہ چند اشخاص باہم شریک ہون یا نہون مگر بہ نیت مجرمانہ مرتکب کسی فعل کے اسطرح پر ہون کہ اوس فعل کا ایک جز ایک شخص انجام کرے اور دوسرا جز دوسرا شخص وعلی ہذا تو ایسی صورت مین بھی جملہ اشخاص اوس جرم کے مجرم متصور رہون گے ۔

دفعہ ۳۸ ۔ جس حال مین کہ چند شخص (۱۱) کسی فعل (۳۳) مجرمانہ کے ارتکاب مین مصروف ہون یا اوس سے کچھہ تعلق رکھتے ہون تو ممکن ہے کہ وے اشخاص بذریعہ اوس فعل کے

چند شخصون کا جو ارتکاب فعل ناجائز مین مصروف ہوتے ہون

مختلف جرمونکا مجرم ہونا۔

مختلف جرمون کے مجرم ہون۔

تمثیل

اگر زید عمرو پر ایسی حالت مین حملہ کرے جو باعث سخت اشتعال طبع کی ہو اور جسمین عمرو کا مارڈالنا صرف قتل انسان مستلزم سزا ہو نہ قتل عمد اور بکر کہ عمرو کے ساتھ عداوت اور اوسکے ہلاک کرنے کی نیت رکھتا ہے بغیر اسکے کہ اوس قسم کے باعث اشتعال طبع نے اوسپر کچھ اثر کیا ہو عمرو کے ہلاک کرنے مین زید کو مدد دے تو اوس صورت مین گو زید اور بکر دونون عمرو کی ہلاکت کے باعث ہوے ہین مگر بکر مجرم قتل عمد کا ہوگا اور زید مجرم صرف قتل انسان مستلزم سزا کا۔

جن جرائم کا ارتکاب نیت مجرم پر منحصر ہے تو ہر شخص شریک جرم مطابق اپنے اپنے علم یا نیت کے قابل مواخذہ تصور کیا جاوے گا اور نہ یہہ کہ ایک ہی جرم اون سب کی نسبت تصور کیا جاوے مثلاً اگر چند شخص ایک ملازم سرکاری سے مزاحمت پیش آوین اور بعض اون مین سے جانتے ہون کہ یہہ شخص ملازم سرکاری ہے اور بعض نہ جانتے ہون تو جو آدمی کہ اوسکو ملازم سرکاری جانتے ہون گے وہ حسب دفعہ ۱۸۶۔ مجرم اسکے متصور ہون گے کہ گویا اونھون نے کار منصبی کے انجام کرنے مین ملازم سرکاری کے مزاحمت کی اور جو لوگ اوسکو ملازم سرکاری نہین جانتے ہون گے وہ صرف مزاحمت بیجا حسب دفعہ ۳۴۱۔ یا حملہ کے جیسی صورت ہو مجرم تصور کیے جاوین گے۔ مگر وہ جرائم جن کا انحصار علم یا نیت مجرمانہ پر مجرم کے نہین ہے بلکہ صرف وقوع اون افعال کا ہی داخل جرم ہے تو ایسے جرائم کے شریک یکسان مجرم متصور ہون گے۔ مثلاً اگر چند اشخاص ملکر ایسی تجارت

یا پیشہ کرین کہ جو باعث تکلیف عوام ہو تو چونکہ ایسے جرم مین کوئی نیت خاص مجرمانہ درکار نہین ہے لهذا ہر شریک تجارت یا پیشہ مذکور ایک ہی جرم کا مرتکب اور یکسان مواخذہ کے قابل ہوگا دیکھو دفعہ ۳۴ —

دفعہ ۳۹ بالارادہ

جب کوئی شخص (۱۱) کسی نتیجے کو اون وسیلون سے پیدا کرے جن کے ذریعہ سے اوس نتیجہ کا پیدا کرنا اوسکی نیت مین ہو یا اون وسیلون سے جنکے کام مین لانے کے وقت وہ شخص جانتا ہو یا باور کرنے کی وجہ (۲۶) رکھتا ہو کہ اون سے اوس نتیجہ کے پیدا ہونے کا احتمال ہے تو کہا جاوے گا کہ شخص مذکور نے اوس نتیجہ کو بالارادہ پیدا کیا ؛ —

تمثیل

اگر زید رات کے وقت ایک بڑے قصبہ کے کسی گھر مین جو آباد ہو اس غرض سے آگ لگائے کہ اوسکی جہت سے سرقہ بالجبر کا ارتکاب سہل ہو جاوے اور اسطرح وہ کسی شخص کی ہلاکت کا باعث ہو تو اس صورت مین گو زید کی نیت کسی کی ہلاکت کی نہو ئی ہو بلکہ اوسکو افسوس اس بات کا ہو کہ میرے فعل کے باعث سے ہلاکت واقع ہوئی ہو اگر اوسکو یہہ علم تہا کہ میرے فعل سے ہلاکت کا احتمال ہے تو زید بالارادہ ہلاکت کا باعث ہوا —

اس سے صرف نہ یہہ سمجھنا چاہیے کہ جن وسیلون سے یہہ نتیجہ پیدا کیا گیا اونہین سے یہہ نتیجہ پیدا کرنا اوس شخص کی نیت مین تہا بلکہ اگر وہ جانتا تہا کہ اوس وسیلہ سے یہہ نتیجہ پیدا ہوگا یا کسی وجہ سے وہ یقین کر سکتا تہا کہ اوس وسیلہ سے یہہ نتیجہ پیدا ہوگا تو بھی ویسا ہی

سمجھا جاوے گا — مثلاً اگر زید کی نیت مین یہہ ہو کہ مین بکر کو لاٹھی سے خفیف مضروب کرون
اور لاٹھی بھی اوس نے اسی نیت سے ماری مگر بکر کی ٹانگ ٹوٹ گئی یعنے اوسکو ضرر شدید
پہونچا تو گو زید کی نیت مین ضرر شدید پہونچانا نہ تھا لیکن چونکہ وہ یقین کر سکتا تھا اور یہہ امر قرین عقل
بھی تھا کہ لاٹھی سے آدمی کا مضروب شدید بھی ہونا ممکن ہے تو ایسی صورت مین یہہ کہا جاوے گا
کہ اوس نے بالارادہ بکر کو ضرر شدید پہونچایا — البتہ یہہ نیت کر کے لاٹھی مارنا کہ ہم دوسرے
شخص کو مضروب شدید کرین اور اس نیت مین کہ ہم لاٹھی سے مضروب خفیف کرین گو وہ
مضروب شدید ہو جاوے ایک قسم کا فرق ہے مگر جو فرق ان دونون کے درمیان مین ہے
اوسکے واسطے کوئی حد قانونی نہین رکھی گئی ہے — یہہ امر تو ظاہر ہے کہ دونون صورتون مین
مضروب کو ایک ہی قسم کی تکلیف پہونچتی ہے اور چونکہ منشاء قانون یہہ نہین ہے کہ کوئی شخص
دوسرے کو تکلیف دیوے یا ایذا پہونچاوے تو مقتضائے عقل سلیم نہین ہے کہ مطابق اندازہ
جرم کے مجرم کو سزا نہ دیجاوے کیونکہ لاٹھی سے پیر کا ٹوٹ جانا ایک ایسا امر غیر ممکن نتھا
کہ جو مجرم کے خیال مین نہ گذر سکتا ہو —

دفعہ ۴۰ — جرم کے لفظ سے وہ امر مراد ہے جو اس مجموعہ مین مستلزم سزا قرار دیا گیا ہے —

جرم

دفعہ ۴۱ — قانون مختص الامر سے وہ قانون مراد ہے جو کسی امر خاص سے تعلق رکھتا ہو —

قانون مختص الامر

جیسے قانون قمار بازی ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۶۷ء و قانون اسٹامپ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۲ء و ۲۶ سنہ ۱۸۶۷ء

و قانون ریلوے - ایکٹ ۱۸ - ۱۸۵۴ عیسوی اور ایسے ہی اور بہت قوانین مختص الامر ہین +

دفعہ ۴۲ - قانون مختص المقام سے وہ قانون مراد ہے جو برٹش انڈیا کے کسی خاص حصے سے تعلق رکھتا ہو - (۱۵)

قانون مختص المقام

جیسے قانون ۱۳ - ۱۸۵۶ء درباب پولیس شہر کلکتہ و مدراس و بمبئی — مگر جو قوانین کہ ایک پریزیڈنسی یا لفٹننٹ گورنری یا صوبہ مین جاری ہون وہ مختص المقام نہین کہلاوین گے - جیسے وہ قوانین جو اودہ یا وسط ہند یا پنجاب مین جاری ہین قوانین مختص المقام نہین ہوسکتے

دفعہ ۴۳ - خلاف قانون کا لفظ ہر ایسے امر سے تعلق رکھتا ہے جو جرم (۴۰) ہو یا قانوناً ممنوع ہو یا کسی نالش دیوانی کی بنا قائم کرے +

خلاف قانون

کرنا قانوناً واجب

اور جبکہ کسی شخص کا کسی امر کو ترک کرنا خلاف قانون ہو تو کہا جاوے گا کہ کرنا اوس امر کا اوس شخص پر قانوناً واجب ہے -

دفعہ ۴۴ - ضرر کے لفظ سے ہر طرح کا نقصان مراد ہے جو خلاف قانون کسی شخص کے جسم یا خاطر یا نیکنامی یا مال کو پہونچایا جاوے -

ضرر

جو نقصان کسی قسم کا کسی ایسے امر سے سرزد ہو کہ جو خلاف قانون ہے تو اوسکو ضرر کہین گے لیکن جو فعل کہ بپابندی قانون کیا جاوے اور ممکن ہے کہ اوس سے بھی کسی کو نقصان پہونچے تو وہ ضرر متصور نہ ہوگا -

دفعہ ۴۵ - جان کے لفظ سے صرف جان انسان مراد ہے بشرطیکہ وہ

جان	سے کوئی مراد اسکے خلاف نہ پائی جائے
دفعہ ۴۶ ہلاکت	ہلاکت کے لفظ سے صرف ہلاکت انسان مراد ہے بشرطیکہ قرینیے سے کوئی مراد اسکے خلاف نہ پائی جاے ۔
دفعہ ۴۷ حیوان	حیوان کے لفظ سے سوائے انسان کے ہر جان دار مراد ہے ۔
دفعہ ۴۸ مرکب تری	مرکب تری کے لفظ سے وہ شے مراد ہے جو انسان یا مال کے پانی پر لیجانے کے واسطے بنائی گئی ہو ۔
دفعہ ۴۹ سال	جس محل مین سال یا مہینے کا لفظ مستعمل ہے وہان یہ سمجھنا چاہیے کہ وہ سال یا مہینہ انگریزی جنتری کے مطابق شمار

کیا جاوے گا ۔

دفعہ ۵۰ دفعہ	دفعہ کے لفظ سے اس مجموعے کے کسی باب کے اون اجزا مین سے کوئی جزو مراد ہے جن کے شروع مین امتیاز کیواسطے

ہندسہ شمار ثبت ہو ۔

دفعہ ۵۱ حلف	حلف کے لفظ مین وہ اقرار صالح داخل ہے جو حلف کی عوض مین قانوناً مقرر ہوا ور نیز ہر اقرار جسکا کرنا کسی سرکاری ملازم

کے روبرو یا مستعمل ہونا بطور وجہ ثبوت کے خواہ کسی کورٹ آف جسٹس مین یا کسی اور محل مین قانوناً واجب یا جائز ہو

دفعہ ۵۲ — نیک نیتی سے — جس امر کے کرنے یا باور کرنے مین کماحقہٗ لحاظ و توجہ عمل مین نہ آئے تو نہ کہا جاے گا کہ امر مذکور نیک نیتی سے کیا گیا یا نیک نیتی سے باور کیا گیا +

اگر وجوہ کافی کسی امر کے یقین کے نہ ہون اور صرف معمولی ظنی پر اعتبار کر لیا جاوے تو یہ کفایت نہین کرتا — نیک نیتی کے لیے یہ ضرور ہے کہ احتیاط کیجاوے اور بوجوہ معقول معاملہ کی واجبیت یا غیر واجبیت دریافت کر لی جاوے — گو از روے قانون کے کوئی خاص درجہ احتیاط کا مقرر نہین ہوسکتا لیکن جبکہ کسی شخص پر بلحاظ اوسکے عہدہ کے یہ امر واجب ہے کہ کار متعلقہ اوس کا احتیاط سے کرے تو صرف یہی امر کفایت نہین کرتا کہ وہ اپنے کام مین راست بازی ظاہر کرے بلکہ یہ فرض ہے کہ جہان تک احتیاط مقتضاے عقل ہے اور اوس کام کے واسطے لیاقت مطلوب ہے اوسکو کام مین لاوے —

تیسرا باب

سزاؤن کے بیان مین

اس باب مین بطور عام صرف سزاؤن کا مذکور ہے کہ جو بعوض جرم کے مجرم کو مل سکتی ہین — جس جس جرم کے واسطے جو جو اور جسقدر سزائین مقرر کی گئی ہین وہ اسمین منتج

نہین ہین وہ اپنے اپنے موقع پر ہر جرم کے ساتھہ مندرج ہین - بعض جرائم ایسے ہین کہ اونمین سواے جرمانہ کے اور کچھہ سزا نہین ہوسکتی بعض مین جرمانہ وقید دونون ہوسکتی ہین مجوز کو اختیار ہے کہ چاہے وہ جرمانہ تجویز کرے یا قید اور بعض مین امر اوسکے اختیار سے باہر ہے اور اسی طرح پر سزاے موت وضبطی جائداد وغیرہ اور اقسام کی سزائین باندازہ و حیثیت جرم کے معین ہین - تفصیل اس امر کی اس موقع پر کرنی کہ کس کس جرم کیواسطے کیا کیا سزائین معین ہین ایک امر بے سود ہے اور یہ امر کہ ہر جرم کی سزا کے واسطے تجویز سزا کس طریق سے کس کو کرنی چاہیے اس قانون کے منشاء سے باہر ہے اسکے واسطے قانون جداگانہ یعنے مجموعۂ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۲۵ - ۱۸۶۱ء عیسوی وایکٹ ۸ - ۱۸۶۹ء (جسکی روسے ایکٹ ۲۵ - ۱۸۶۱ء ترمیم ہوا) موجود ہین علاوہ سزاؤن کے معافی یا کمی کے اختیار کی نسبت بہی جو قانون ہے وہ اس سے علحدہ ہے - دیکھو قانون ۱۸ - ۱۸۵۵ء عیسوی -

دفعہ ۵۳ - اس مجموعہ کے احکام کے بموجب جن سزاؤن کے مجرم مستوجب ہین وے یہ ہین :-

سزائین

پہلی - سزاے موت

دوسری - حبس بعبور دریاے شور

تیسری - مشقت تعزیری بحالت قید

چوتھی - قید جو دو قسم کی ہے یعنے

(۱) قید سخت جو مشقت کے ساتھہ ہو۔

(۲) قید محض

پانچوین ۔ ضبطی جایداد

چھٹی ۔ جرمانہ

حبس بہ عبور دریاے شور ۔ اسمین حبس دوام و میعادی دریاے شور شامل ہین ۔ مشقت

تعزیری بجالت قید ۔ یہ سزا واسطے قیدیان اہل ولایت اور اہل امریکہ کے مختص ہے دیکھو

قانون (۲۴ ۔ ۱۸۵۵ عیسوی) جس سے یہہ مرکوز ہے کہ قیدی اہل ولایت و اہل امریکہ ملک

سے باہر نہ کیا جاوے بلکہ باہر بھیجے جانے کے عوض اوس سے بطور سزا مشقت

ملک مین لیجاوے اور جو قانون ایسے قیدی کے انتقال کی بابت نافذ ہے اوس مین اصلاح

ہو ۔ قید ۔ بموجب قوانین سابقہ اس سزا مین الفاظ جولانہ و بلا جولانہ مندرج کیے جاتے

تھے کہ اب وہ اس قانون سے متروک کیے گئے ہین وجہ اسکی یہہ ہے کہ بیڑی کا قیدی کو

ڈالنا یا نہ ڈالنا داخل سزا نہین رکھا گیا ہے بلکہ یہہ امر سپرنٹنڈنٹ جیلخانہ کی راے پر چھوڑا گیا

ہے اور متعلق بہ انتظام جیلخانہ ہے ۔ پس قید سخت سے قید مع مشقت و قید محض سے

قید بلا مشقت مراد ہے ۔ ضبطی جایداد ۔ یہہ سزا تنہا نہین ہو سکتی ہے بلکہ بہ شمول اور سزا

کے (دیکھو دفعات ۱۲۱ و ۱۲۲) علاوہ ان سزاؤن کے اب بموجب ایکٹ ۶ ۔ ۱۸۹۶ عیسوی

کے سزاے بید بھی بعض جرائم مین ہو سکتی ہے ۔ چنانچہ اصل قانون مع شرح اسکی

کتاب کے آخر مین شامل ہے ۔

دفعہ ۵۴ ۔ ہر حال مین جہان سزاے موت کا حکم صادر ہوا ہو گورنمنٹ ہند (۱۶) یا اوس گورنمنٹ (۱۷) کو جس کے علاقہ کے اندر مجرم کی نسبت ایسی سزا کا حکم صادر ہوا ہو اختیار ہوگا کہ مجرم کی بلا رضامندی اوس سزا کو اور کسی سزا کے ساتھہ جو اس مجموعہ مین مقرر کی گئی ہے بدل دے +

تبادل حکم سزای موت

اس دفعہ کے روسے گورنمنٹ کو اختیار حاصل ہے کہ بلا رضامندی مجرم کے سزاے موت کو کسی دوسری سزا کے ساتھہ بدل دیوے یا سزاے حبس دوام بعبور دریاے شور کو کسی قسم کی قید کے ساتھہ جسکی میعاد ۱۴ سال سے زیادہ نہوا اور ایسا اختیار گورنمنٹ کو دینا نہایت مستحسن ہے کیونکہ ممکن ہے کہ بعض اوقات اس اختیار کے عمل کرنے سے بہت سی رفاہ متصور ہو (دیکھو دفعہ ۴۵ ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۱ع)۔

دفعہ ۵۵ ۔ ہر حال مین جہان حبس دوام بعبور دریاے شور (۵۳) کا حکم صادر ہوا ہو گورنمنٹ ہند (۱۶) یا اوس گورنمنٹ (۱۷) کو جسکی علاقہ کے اندر مجرم کی نسبت ایسی سزا کا حکم صادر ہوا ہو اختیار ہوگا کہ مجرم کی بلا رضامندی اوس سزا کو دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید (۵۳) کے ساتھہ جس کی میعاد چودہ [۱۴] برس سے زیادہ نہو بدل دے ۔

حبس دوام بعبور دریاے شور کے حکم سزا کا تبادل

دیکھو حاشیہ دفعہ ۵۴ ۔

دفعہ ۵۶ ۔ جب کبھی کسی اہل یورپ یا اہل امریکہ پر کوئی ایسا جرم (۴۰)

اہل یورپ اور اہل امریکہ کو بجای حبس بعبور دریای شور کے مشقت تعزیری بحالت قید کے سزا کا حکم دیا جانا

ثابت ہو حبس کی یاد اشت مین اس مجموعہ کی روسے حبس بعبور دریاے شور کی سزا (۵۳) مقرر ہے تو عدالت کو لازم ہے کہ ایکٹ ۲۴ - ۱۸۵۵ع کے احکام کے بموجب مجرم کی نسبت حبس بعبور دریاے شور کی جگہہ مشقت تعزیری بحالت قید کی سزا تجویز کرے -

دیکھو حاشیہ دفعہ ۵۳ -

دفعہ ۵۷ - سزا کی میعادون کے اجزا

سزا کے میعادون کے اجزا کے حساب کرنے مین حبس دوام بعبور دریاے شور (۵۳) بیس برس کے حبس بعبور دریاے شور کے برابر سمجھا جاوے گا -

اس سے یہہ مراد ہے کہ اگر کسی جرم کے واسطے مثلاً نصف یا ثلث سزا حبس دوام بہ عبور دریاے شور مقرر ہو تو ایسی صورت مین سزاے حبس دوام بہ عبور دریاے شور کو حبس میعادی ۲۰ - سال کے برابر سمجھکر اوسکی نصف یا ثلث سزا تجویز کرنی چاہیے - اور یہہ امر واسطے مخصوص سزا حبس دوام بہ عبور دریاے شور مندرجۂ دفعہ ۵۱۱ - و دیگر دفعات کے کارآمد ہے

دفعہ ۵۸

جن مجرمون کی نسبت سزاے حبس بعبور دریای شور کا حکم ہو چکا ہے عبور دریای شور تک اونکی ساتھہ

ہر حال مین جہان حبس بہ عبور دریاے شور (۵۳) کا حکم صادر ہوتا وقتیکہ عبور دریاے شور عمل مین نہ آئے مجرم کے ساتھہ ویسا ہی عمل کیا جاویگا کہ گویا اوس کی نسبت قید سخت کا حکم صادر ہوا اور جو میعاد ایسی قید مین منقضی ہوگی وہ

کسطرح عمل کیا جاوے۔ | میعاد اوسی حبس بہ عبور دریاے شور مین محسوب ہوگی۔

جب کسی شخص کی نسبت سزاے حبس بہ عبور دریاے شور تجویز کیجاوے تو عدالت مجوز کو حکم سزا مین اس امر کی شرح نہ کرنی چاہیے کہ مجرم سزاے مذکور طے کرنے کے لیے کس مقام پر بھیجا جاوے دفعہ ۵۰۔ ایکٹ ۲۵۔ ۱۸۶۱ء۔ جناب نواب گورنر جنرل بہادر ہند اجلاس کونسل کو اختیار رہے گا کہ وقتاً فوقتاً قلمرو انگریز واقع ہند کے اندر ایسا موقع یا مواقع تجویز کرین جہان وہ اشخاص بھیجے جاوینگے جنکی نسبت سزاے حبس بہ عبور دریاے شور صادر ہوئی ہو چنانچہ لوکل گورنمنٹ یا کوئی اور عہدہ دار جسکو گورنمنٹ سے حسب ضابطہ اختیار ملا ہو ایسے اشخاص کے موقع یا مواقع مقررہ پر منتقل ہونے کے لیئے حکم دیا کرے گا دفعہ ۵۱۔ ایکٹ ۲۵۔ ۱۸۶۱ء۔

دفعہ ۵۹ ۔ ہر حال مین جہان مجرم سات برس یا زیادہ میعاد کی قید کا مستوجب ہو عدالت مجوز سزا کو اختیار ہوگا کہ قید تجویز کرنے کے عوض مین مجرم کو کسی ایک میعاد کے واسطے جو سات برس سے کم اور اوس میعاد سے زیادہ نہو جسکی میعاد تک وہ مجرم اس مجموعہ کی روسے قید کا مستوجب ہے حبس بہ عبور دریاے شور کی سزا کا حکم دے ✣

کس کس حال مین قیدکی جگہ حبس بہ عبور دریاے شور تجویز ہو سکتا ہے۔

دفعہ ۶۰ ۔ ہر حال مین جہان مجرم دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید کا (۵۳) کا مستوجب ہو عدالت مجوز سزا کو اختیار

قیدکی خاص حالتون مین حکم

سزا کُلاًّ یا جزاً سخت یا محض ہوسکتا ہے۔

ہوگا کہ سزا کے حکم مین یہہ ہدایت کرے کہ قید کل میعاد تک سخت ہو یا کل میعاد تک قید محض ہو یا یہہ کہ اوس میعاد کی کچھ مدت تک قید سخت ہو اور باقی مدت مین قید محض رہے —

ممکن ہے کہ ایک ہی جرم مین دونون قسم کی قید کی سزائین بہ تفریق میعاد دیجاوین گو اسطرحکا رواج نہین ہے۔ میعاد قید تاریخ حکم سزا سے شمار کی جاوے گی لیکن اگر کسی مقدمہ مین اپیل ہو اور حاکم بالادست کے حکم سے مجرم تا فیصلہ اپیل رہا کیا جاوے تو ایام رہائی درصورت نامنظوری اپیل میعاد قید مین محسوب نہون گے۔ جب کسی شخص کی نسبت قید تجویز کی جاوے تو لوکل گورنمنٹ کو اس حکم کے اصدار کا اختیار رہے گا کہ اوسی میعاد کے اندر جو اوس شخص کی میعاد قید تجویز ہوئی ہو شخص مذکور اوس جیلخانہ یا قیدگاہ سے جسمین وہ مقید ہو لوکل گورنمنٹ کی علاقہ کے اندر کسی اور جیلخانہ یا قیدگاہ مین منتقل کیا جاوے۔ دفعہ ۲۹ - ایکٹ ۲۵ - ۱۸۶۱؁ عیسوی - یہ اختیارات بموجب احکام گورنمنٹ بہ تبعیت گورنمنٹ مذکور انسپکٹر جنرل جیلخانہ کو بھی حاصل ہو سکتے ہین دیکھو دفعہ ۲۹ - حرف اے مندرجۂ ایکٹ ۸ - ۱۸۶۹؁ ع -

حکم سزاے ضبطی جائداد

دفعہ ۶۱ — ہر حال مین جہان کوئی شخص کسی ایسے جرم کا مجرم ثابت ہو جاوے جسکی پاداش مین وہ اس امر کا مستوجب ہو کہ اوسکی کل جائداد ضبط کیجاوے مجرم کسی مال کے حاصل کرنے کے قابل نہوگا بجز اس کے کہ وہ مال گورنمنٹ (۱۷) کے لیے ہوتا وقتیکہ وہ سزاے مجوزہ یا دوسری سزا جو اوسکے بدلے تجویز ہوئی ہو بھگت نکر لے یا وہ معاف نہو۔

تمثیل

زید کو گورنمنٹ ہند کے مقابلہ مین جنگ کرنے کا مجرم ثابت ہوا ہے اس امر کا مستوجب ہے کہ اوسکی کل جائداد ضبط کیجاوے حکم سزا کے صادر ہونے کے بعد اور اوس مدت کے اندر کہ حکم مذکور نافذ ہے زید کا باپ ترکہ چھوڑ کر مرگیا اور یہہ ترکہ زید کو اوس صورت مین ملتا کہ زید کی نسبت ضبطی جائداد کا حکم نہوا ہوتا تو اس حالت مین ترکۂ مذکور گورنمنٹ کا مال ہے +

بموجب اصول دہرم شاستر ہنود و شریعت اہل اسلام اگر مجرم مرتکب قتل ہو تو اوس مین دوام کے واسطے قابلیت حصول ورثہ باقی نہین رہتی یعنے وہ کسی طرح پر اپنی مدت العمر مین کوئی مال از روے وراثت حاصل نہین کر سکتا لیکن اس قانون مین اسقدر سختی جائز نہین رکھی گئی ہے ۔ مقصود دفعہ ہذا یہہ ہے کہ جو مال مجرم کو اوس صورت مین ورثہ یا کسی اور ذریعہ سے پہونچتا جبکہ وہ مجرم نہ ہوتا تو وہ ایسی حالت مین جبکہ وہ مجرم ہے اوسکو نہین پہونچے کا بلکہ مال سرکار سمجھا جاوے گا لیکن بعد بھگت چکنے سزا کے جو جائداد اوسکو کسی ذریعہ سے پہونچے گی اوسکو وہ خود حاصل کر سکتا ہے اور اوسکی نسبت سرکار کا کچھہ دعوے نہین پہونچ سکتا ۔

ضبطی جائداد بہ نسبت مجرمان مستوجب سزاے موت یا حبس بعبور دریاے شور یا قید	**دفعہ ۶۲** ۔ جب کسی شخص پر ایسا جرم (۴۰) ثابت ہو جس کی پاداش مین سزاے موت مقرر ہے تو عدالت کو یہہ تجویز کرنیکا اختیار ہے کہ مجرم کی کل جائداد منقولہ (۲۲) و غیر منقولہ گورنمنٹ (۱۷) مین ضبط ہو اور جب کہ کسی شخص پر کوئی ایسا جرم ثابت ہو

جس کی پاداش مین حبس بہ عبور دریاے شور (۵۳) یا سات برس یا زیادہ کی قید (۵۳) کا حکم صادر ہو تو عدالت کو یہہ تجویز کرنے کا اختیار ہے کہ حبس بعبور دریاے شور یا قید کی میعاد کے اندر مجرم کی کل جایداد منقولہ و غیر منقولہ کا لگان و کرایہ و منافع اس شرط کے ساتھہ گورنمنٹ مین ضبط رہے کہ مجرم کے اہل و عیال و متوسلون کے واسطے سزاے مذکور کی میعاد مین جو مدد معاش گورنمنٹ مناسب سمجھی اوس محاصل سے معین کی جاوے -

جرائم مندرجہ دفعات ۱۲۱ - و ۱۲۲ - مین بشمول دوسری سزا کی ضبطی جایداد کا حکم ایک امر لازمی ہے لیکن اس دفعہ مین جو ضبطی جایداد مراد ہے وہ اون دفعات سے متعلق نہین ہے - اور عدالت کے اختیار مین یہہ امر چھوڑا گیا ہے کہ خواہ وہ ضبطی جایداد کا حکم بشمول اور سزا کے صادر کرے یا نہین - مگر مجرم کو جب سزاے بعبور دریاے شور میعادی سات سال یا اس سے زیادہ کی دیجاوے تو عدالت کو یہہ بھی اختیار ہے کہ نسبت منافع جایداد منقولہ و غیر منقولہ حکم ضبطی کا صادر کرے لیکن ایسی صورت مین عدالت پر یہہ بھی واجب ہوگا کہ ورثاے مجرم کی پرورش کے واسطے مدد معاش گورنمنٹ سے منظور کرا دیوی -

دفعہ ۶۳ - جس محل مین جرمانہ کی کوئی حد مقرر نہین کی گئی ہے اوس محل مین اوس جرمانہ کی مقدار جسکا مجرم مستوجب ہوگا غیر محدود ہے مگر چاہیے کہ اندازہ سے زائد نہو ❊

مقدار جرمانہ

یہہ سزا ہمیشہ سے عموماً ہر ایک ملک مین جاری ہے اور واقعی مین سزاے جرمانہ ایک

ضروری سزا ہے۔ اس مین شک نہین کہ ایک مقدار جرمانہ کی مثلاً دو سو روپیہ ایک شخص کو مطلق ناگوار نہو مگر بہت ایسے ہون گے جن سے بدقت و تکلیف تمام اس کا ادا ہونا ممکن ہوگا اور ادن سے زیادہ ایسے نکلین گے جن سے اسقدر روپیہ کا ادا کرنا کسیطرح پر بھی ممکن نہین۔ چونکہ یہہ امر کسیطرح پر ممکن نہین کہ اس بارہ مین کوئی قواعد عام منضبط ہوسکین لہذا صرف اس قدر ممانعت قانونی ہے کہ مقدار جرمانہ کی اندازے سے زائد نہ ہو اور یہہ امر مجوز کی راے پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ گو قانون مین بعض جرائم کے متعلق جرمانہ کی مقدار بھی لکھدی گئی ہے مگر اوس سے یہہ نہ سمجھنا چاہیے کہ خواہ مخواہ اوسیقدر جرمانہ کیا جاوے بلکہ جہان تک ممکن ہو نظر بحالات ملزم تجویز جرمانہ کی کرنی چاہیے۔

جب کوئی عدالت فوجداری کسی پر جرمانہ کرے اوسے یہہ حکم دینا جائز ہے کہ کل یا جزو اوس جرمانہ کا حسب تفصیل ذیل لطور معاوضہ دیا جاے

اول بابت اون اخراجات کے جو بواجبی پیروی نالش مین عائد ہوئے ہون ۔

دوم بابت اوس جرم کے جسکی نالش ہو اُس حال مین جبکہ اُوس جرم کا معاوضہ عدالت کی راے مین بذریعہ زر نقد ادا ہوسکتا ہو وہ معاوضہ بہ حسب صوابدید عدالت مستغیث یا شخص ضرر رسیدہ کو یا اُن دونون کو یا اون مین سے کسی کے یا دونون کے فائدہ کے لیے دیا جائیگا۔

اگر جرمانہ کے دیے جانے کا حکم ایسی عدالت نے صادر کیا ہو جسکا فیصلہ قابل اصلاح کی عدالت

بالا ترسی ہے تو معاوضہ مین حبس زر کے دیے جانے کا حکم صادر کیا گیا ہو وہ اس حکم کی تاریخ سے

تا منقضی ہونے عرصہ دو مہینے کے ادا نہ کیا جاویگا دیکھو دفعہ ۶۴ - ایکٹ ۲۵ - سنہ ۱۸۶۱ع جسطرح

پر کہ از روی ایکٹ ۸ - سنہ ۱۸۶۹ع کے ترمیم ہو کر قائم ہوئی ہے -

دفعہ ۶۴ - جرمانہ ادا نہ ہونے کی صورت مین حکم سزاے قید - ہر حال مین جہان کسی مجرم کی نسبت جرمانہ کا حکم ہو عدالت مجوز سزا کو اختیار رہوگا کہ سزا کے حکم مین یہہ ہدایت کرے کہ اگر جرمانہ ادا نہ ہو تو مجرم ایک خاص میعاد تک قید رہے اور یہہ قید اوس قید کے علاوہ ہوگی جس کا حکم مجرم کی نسبت ہوا ہو یا اوس قید کے علاوہ ہوگی جس کا مجرم سزاؤن کے تبادل کی روسے مستوجب ہو ÷

ہر جرمانہ کی سزا مین جو علاوہ قید کے ہو یہہ مندرج کر دینا مجوز کو مناسب ہے کہ درصورت عدم ادائے جرمانہ ملزم کسقدر عرصہ تک اور قید رکھا جاوے اور یہ امر کہ جرمانہ کے عوض کس حد تک قید کی سزا ہونی چاہیے آئندہ دفعہ مین مندرج ہے یہہ امر ملزم کی رائے پر چھوڑنا کہ خواہ وہ جرمانہ دیوے یا قید قبول کرے ایک نہایت نامناسب امر ہے اگر ایسا کیا جاوے تو جو لوگ کہ بمقابلہ قید کے جرمانہ سے زیادہ خائف ہین اون پر اس سزا سے کچھہ اثر پیدا نہ ہوگا چنانچہ اسی انسداد کے مقصود سے دفعہ ۶۴ ہے -

دفعہ ۶۵ - اگر کسی جرم کی یاداشت مین قید اور جرمانہ دونون سزائین

جرمانہ ادا نہ ہونیکی صورت مین حد میعاد قید جبکہ جرم کی سزا قید اور جرمانہ دونون ہین —

مقرر ہون تو جو قید جرمانہ ادا ہونے کی صورت مین عدالت کے حکم سے تجویز ہو اوسکی میعاد اوس قید کی بڑی سے بڑی میعاد کی ایک چوتھائی سے زیادہ نہ ہوگی جو جرم مذکور کی پاداش مین مقرر ہے —

مثلاً اگر کوئی شخص جرم بالارادہ ضرر پھونچانے کا مرتکب حسب دفعہ ۳۲۳ ہو جس مین قید اور جرمانہ دونون سزائین ہین تو اس جرم مین بعوض جرمانہ کے ملزم ۳ ماہ سے زائد قید نہین رہ سکتا کیونکہ بڑی سے بڑی میعاد قید اس جرم کی ایک سال کی ہے — لیکن مجسٹریٹ ماتحت درجہ اول عوض جرمانہ ڈیڑھ مہینے سے زیادہ قید نہین کرسکتا کیونکہ بموجب دفعہ ۴۵ - ایکٹ ۲۵ - ۱۸۶۱ع کے یہہ امر قرار پاگیا ہے کہ کوئی مجسٹریٹ اپنے اختیار قید کے ربع سے زیادہ عوض جرمانہ سزاے قید تجویز نہین کرسکتا —

دفعہ ۶۶ — اوس قید کی قسم جو بپاداش عدم ادای جرمانہ کے ہو —

جو قید جرمانہ ادا نہ ہونے کی صورت مین عدالت کے حکم سے تجویز ہو وہ اوسی قسم کی ہوسکتی ہے جو اوس جرم (۴۰) کی پاداش مین مجرم کے لیے تجویز ہوسکتی ہو

دفعہ ۶۷ — میعاد قید در صورت عدم ادای جرمانہ جبکہ جرم کی سزا صرف جرمانہ ہو —

اگر جرم کی پاداش مین صرف جرمانہ کی سزا مقرر ہو تو اوس قید کی میعاد جو جرمانہ ادا نہ ہونے کی صورت مین عدالت کے حکم سے تجویز ہو نیچے لکھی ہوئی حد سے زائد نہو گی یعنی

جب جرمانہ کی مقدار پچاس روپیہ سے زائد نہو تو کوئی میعاد جو دو مہینے سے زائد نہ ہو۔

جب جرمانہ سو روپیہ سے زائد نہ ہو تو کوئی میعاد جو چار مہینے سے زائد نہو اور باقی اور صورتون مین کوئی میعاد جو چھہ مہینے سے زائد نہ ہو۔

دفعہ ۶۸ - جو قید (۵۳) جرمانہ ادا نہ ہونے کی صورت مین تجویز ہو وہ اوسی وقت ختم ہوجائیگی جب کہ جرمانہ ادا کیا جاوے یا قانون کے طریقہ معینہ کے موافق وصول کرلیا جاوے۔

ایسی قید کا جرمانہ ادا کردینے پر ختم ہوجانا

اس سے یہہ امر ثابت ہے کہ جرمانہ کا ادا کرنا صرف ملزم کی مرضی پر نہین چھوڑا گیا ہے بلکہ بحکم بھی وصول ہوسکتا ہے۔ دیکھو ایکٹ ۲۵ ۔ سنہ ۱۸۶۱ عیسوی ۔ باب سوم دفعہ ۶۱ جس طرح پر کہ از روے ایکٹ ۸ ۔ سنہ ۱۸۶۹ عیسوی کے ترمیم ہوکر قائم ہوتی ہے۔

دفعہ ۶۹ - اگر اوس قید کی میعاد گذرنے سے پہلے جو جرمانہ ادا نہ ہونے کی صورت مین تجویز ہو کوئی ایسا حصہ متناسبہ جرمانہ کا ادا کیا جاوے یا وصول کرلیا جاوے کہ قید (۵۳) کی وہ میعاد جو جرمانہ ادا نہ ہونے کی صورت مین مجرم نے طے کی جرمانہ کے حصہ باقیماندہ کے ساتھہ نسبت کمی کی نرکھتی ہو تو قید ختم ہوجاوے گی۔

ایسی قید کا جرمانہ کے حصہ متناسبہ ادا کردینے پر ختم ہوجانا

تمثیل

اگر زید کی نسبت سو روپیہ جرمانہ کی سزا اور جرمانہ ادا نہونے کی صورت مین چار مہینے کی قید کا حکم صادر ہوا ہو تو اسصورت مین اگر میعاد کے ایک مہینہ کے گذرنے سے پہلے پچھتر روپیہ ادا کیے جاوین یا وصول کر لیے جاوین تو پہلا مہینہ گذرتے ہی زید رہائی پائیگا اور اگر پہلے مہینہ کے گذر جانے کے وقت یا اوسکے بعد زید کی قید کی حالت مین پچھتر روپیہ ادا کیے جاوین یا وصول کر لیے جاوین تو زید فوراً رہائی پانے گا اور اگر میعاد کے دو مہینے گذرنے سے پہلے منجملہ جرمانہ کے پچاس روپیہ ادا کیے جاوین یا وصول کر لیے جاوین تو دو مہینے ختم ہوتے ہی زید رہائی پائے گا اور اگر ان دو مہینون کے گذرتے ہی یا اوسکے بعد زید کی قید کی حالت مین پچاس روپیہ ادا کیے جاوین یا وصول کر لیے جاوین تو زید فوراً رہائی پاویگا۔

دفعہ ۷۰ ۔ جرمانہ یا اوسکا کوئی جزو جو وصول ہونے سے باقی رہ گیا ہو تاریخ حکم سزا سے چھہ برس کے اندر ہر وقت وصول کیا جاسکتا ہے اور اگر سزا کے حکم کی رو سے مجرم چھہ برس سے زیادہ کی قید کا مستوجب ہو تو اوس مدت کے گذرنے سے پہلے ہر وقت وصول کیا جاسکتا ہے اور مجرم کے مرجانے سے کوئی مال جو اوسکے مرنے کے بعد اوسکے قرض کی علت مین قانوناً ماخوذ ہو سکتا ہی اس مواخذہ سے بری نہین ہو سکتا۔

جرمانہ چھہ برس کے اندر یا میعاد قید مین کسی وقت وصول کیا جاسکتا ہے۔

مجرم کا مرجانا اوس کے مال کو مواخذہ سے بری نہین کرتا

تاریخ حکم سزا سے چھہ برس کے اندر ملزم سے جرمانہ وصول ہو سکتا ہے اسکی بعد نہین لیکن اگر کسی جرم مین مثلاً دس برس کی سزا ہو علاوہ جرمانہ کے تو اوس جرمانہ کے وصول کرنیکی مدت ایسی صورت مین چھہ برس نہین ہے بلکہ یہہ جرمانہ میعاد قید کے ختم

ہونے سے پیشتر تک وصول کیے جانے کے قابل ہے - یہہ جرمانہ ملزم کے مرنے کے
بعد بھی اوسکی جائداد سے وصول ہوسکتا ہے - البتہ قید رہنے سے بعوض عدم اداے
جرمانہ مدعی علیہ اپنے ذاتی مواخذہ سے بری ہوجاتا ہے لیکن اوس کا مال اوسی طرح پر ذمہ دار
ہے جس طرح پر بعلت قرضہ یا ڈگری عدالت کے ہوتا ہی - جب کبھی مجرم کی نسبت
حکم اخذ جرمانہ صادر ہو عام اس سے کہ اوس جرم کی پاداش مین صرف جرمانہ عائد کرنا جائز ہو یا کہ حکم سزا
مین یہہ ہدایت ہو یا نہ ہو کہ درصورت عدم اداے جرمانہ مجرم قید مین رہے عدالت
کو جائز ہوگا کہ وارنٹ بغرض وصول جرمانہ بذریعۂ قرقی اور نیلام کسی جائداد منقولہ مملوکہ مجرم
کے جاری کرے ایسے وارنٹ کی تعمیل اُس عدالت کے علاقہ اختیار کے اندر ہوسکتی
ہے جس نے کہ اوسے صادر کیا ہو اور جو جائداد منقولہ متعلقہ مجرم کہ بیرون علاقہ عدالت
مذکور ہو اُسکی قرقی و نیلام کا اختیار اوس وارنٹ کی رو سے اوس وقت ہونا چاہیے
کہ جس ضلع مین جائداد مذکور واقع ہو وہان کے مجسٹریٹ ضلع کا حکم اوس باب مین وارنٹ
مذکور کے ظہر پر صادر ہو دفعہ ۶۱ - ایکٹ ۲۵ - ۱۸۶۱ء جسطرح پر کہ از روے ایکٹ ۸ -
۱۸۶۹ء کی ترمیم ہوکر قائم ہوئی ہے اگر بہ پابندی کسی قانون مختص الامر یا مختص المقام کے جرمانہ کیا جاوے
تو اس دفعہ کی بموجب تعمیل نہ کیجاویگی تاوقتیکہ اوس قانون مین اس دفعہ خاص کی نسبت حوالہ نکیا گیا ہو

دفعہ ۷۱ - حد سزا کی جرم جو چند جرمون سے مرکب ہو - جس حال مین کوئی امر جو جرم ہی چند اجزا سے مرکب ہوا او ان اجزا
کا ہر ایک جزو بنفسہ جرم (۴۰) ہے تو مجرم کو اون جرمونمین سے ایک سے زیادہ جرم کی
سزا نہ دیجاویگی سواے اوس حالت کی کہ ایسی سزا کا حکم بصراحت پایا جاوے ٭

تمثیل

(ا) — زید نے لاٹھی سے پچاس ضرب بکر کے لگائین تو ممکن ہے کہ زید اوس تمام زد و کوب سے اور بھی ایک ایک ضرب سے جس سے وہ تمام زد وکوب مرکب ہے بکر کو بالا رادہ ضرر پہونچانے کا مجرم ہو پس اگر زید ہر ایک ضرب کی پاداش مین سزا کے لائق ہوتا تو وہ پچاس برس تک قید ہو سکتا تھا یعنے فی ضرب ایک برس تک مگر وہ تمام زد وکوب کی پاداش مین صرف ایک سزا کا مستوجب ہے۔

(ب) لیکن جب کہ زید بکر کو مار رہا ہو خالد دست اندازی کرے اور زید خالد کو قصداً مارے تب چونکہ وہ ضرب جو خالد کے لگائی گئی ہے اوس فعل کا کوئی جزو نہین ہے جس سے زید نے بکر کو بالارادہ ضرر پہونچایا اسلیے زید بکر کو بالارادہ ضرر پہونچانے کی پاداش مین ایک سزا کا مستوجب اور اوس ضرب کی پاداش مین جو خالد کے لگائی گیی دوسری سزا کا مستوجب ہے

دفعات ۴۶ و ۷۴ و ۴۹ ایکٹ ۲۵ ۱۸۶۱ع کی دیکھنی چاہیئن

دفعہ ۷۲

اوس شخص کی سزا جو چند جرمون مین سے ایک کا مجرم پایا جائے جبکہ فیصلہ مین اس بات کا شبہہ مذکور ہو کہ وہ کس جرم کا مجرم ہے

ہر حال مین جہان یہہ تجویز قرار پاے کہ کئی جرمون مین سے جنکی تصریح فیصلہ مین ہو کسی ایک جرم (۴۰) کا کوئی شخص مجرم ہوا ہے مگر اس کا شبہہ رہ جاوے کہ وہ شخص اون جرمون مین سے کون سے جرم کا مجرم ہے تو مجرم کو اوس جرم کی پاداش مین سزا دیجاوے گی جس کے لیے کم سے کم سزا مقرر کی گئی ہے بشرطیکہ اون سب جرمون کے لیے ایک سی سزا مقرر نہ کی گئی ہو

جب مجوز از روی شہادت مقدمہ یہہ نہ تجویز کرسکے کہ منجملہ چند جرموں کے ملزم کس جرم کا مرتکب ہو تو ایسی صورتمین منجملہ اون چند جرائم کے جس جرم کی کم سزا ہوگی وہی مجرم کو دیجاوے گی۔ بہر صورت ملزم کا مجرم ہونا تو ثابت ہے اگر تمیز جرم مین البتہ اشتباہ ہے تو ایسی صورت مین اوسکے ساتھہ بھی رعایت کافی ہی کہ جن جرائم کا اوسکی نسبت اشتباہ ہے اونہین سے جس جرم کی سزا سب سے کم ہے وہی اوسکو دیجاتی ہے۔ اس قسم کے اشتباہات کا واقع ہوجانا کچھہ جاے تعجب نہین کیونکہ بعض جرائم کے درمیان مین فرق نازک ہی اور وہ بعض واقعات سے ملکر ایسا باریک ہوجاتا ہے کہ تمیز نہین ہوسکتا دیکھو دفعات ۲۴۲-اور تجویز حکم سزا بابت متعلقہ دفعہ ۳۸۲-مجموعۂ ضابطۂ فوجداری (ایکٹ ۲۵-۱۸۶۱ء)

دفعہ ۷۳ - قید تنہائی

جب کسی شخص پر کوئی ایسا جرم (۴۰) ثابت ہو جسکی پاداش مین اس مجموعہ کی رو سے عدالت کو قید سخت کی سزا کے حکم دینے کا اختیار ہو تو عدالت اپنی حکم سزا مین یہہ حکم دینے کی مجاز ہوگی کہ مجرم قید مجوزہ کی میعاد سے کسی ایک عرصہ تک یا چند عرصوں تک جنکی کل مدت تین مہینے سے زائد نہو شرح ذیل کی مطابق تنہا قید رہی یعنی اگر قید کی میعاد چھہ مہینے سے زائد نہ ہو تو قید تنہائی ایک مہینہ سے زیادہ نہوگی اگر قید کی میعاد چھہ مہینے سے زیادہ اور ایک برس سے کم ہو تو قید تنہائی دو مہینے سے زیادہ نہوگی اگر قید کی میعاد ایک برس سے زیادہ ہو تو قید تنہائی تین مہینے سے زیادہ نہوگی۔

دفعہ ۷۴ - حد قید تنہائی

قید تنہائی کے حکم کی تعمیل مین قید کی میعاد کسی حال مین ایک مرتبہ چودہ روز سے زیادہ نہوگی اور عرصہ مابین وہ میعاد ون قید تنہائی کے میعاد مذکور کی مدت سے کم نہ ہوگا- اور جبکہ قید مجوزہ کی میعاد

تین مہینے سے زیادہ ہو تو کل میعاد مجوزہ مین سے کسی ایک مہینے مین قید تنہائی کی میعاد سات روز سے زیادہ نہوگی اور عرصہ مابین دو میعادون قید تنہائی کے میعاد مذکور کی مدت سی سے کم نہوگا۔

دفعہ ۷۵۔ اگر کسی شخص پر کوئی ایسا جرم (۴۰) ثابت ہو چکا ہو جسکی پاداشن مین اس مجموعہ کی باب ۱۲ یا ۱۷ کی رو سے دونون قسمونمین سے کسی قسم کی تین برس یا زیادہ کی قید مقرر ہے اور وہ شخص پھر کسی ایسے جرم کا مرتکب ہو جسکی پاداش مین کسی باب متذکرہ صدر کی رو سے دونون قسمون مین سے کسی قسم کی تین برس یا زیادہ کی قید (۵۳) مقرر ہے تو ایسے ہر ایک نئے جرم کی پاداش مین شخص مذکور حبس دوام بعبور دریاے شور یا اوس سزا کے دوچند کا مستوجب ہوگا جس کا وہ دوسری صورت مین مستوجب ہوتا مگر شرط یہہ ہے کہ شخص مذکور کسی صورت مین دس برس سے زیادہ میعاد کی قید کا مستوجب نہوگا۔

اون شخصون کی سزا جو پہلے کسی ایسے جرم کے مجرم ثابت ہو چکے ہین جسکی پاداش مین تین برس کی قید ہے اور پھر ویسے ہی جرم کے مجرم ثابت ہون

اس دفعہ مین وہ جرائم جو سکہ و گورنمنٹ اسٹامپ یا مال سے متعلق ہون اور جن مین سزا تین سال یا زیادہ کی ہو مراد ہین۔ یہہ کچھ ضرور نہین ہے کہ ملزم کو اول مرتبہ تین سال یا اس سے زیادہ کی قید ہوئی ہو بلکہ یہہ ضرور ہے کہ جو جرم اوس سے سرزد ہوا تھا اوسکی سزا تین سال یا اوس سے زیادہ کی تھی اور اگر بار ثانی وہی شخص مرتکب اوسی قسم کی ایسے جرائم کا ہوگا جسکی سزا تین سال یا اس سے زیادہ ہو تو حسب شرائط اس دفعہ کے قابل سزای سنگین کے متصور ہوگا۔ یہہ امر بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ وقوع ان جرائم کا دونون دفعہ بعد اجراے اس قانون کے ہوا ہو۔

چوتھا باب
مستثنیات عامہ کے بیان مین

مستثنیات جو اس باب مین مندرج ہین عام ہین یعنی کل قانون سے متعلق سمجھے
جاوین گے ۔ جہان کسی خاص جرم کے ساتھ کوئی خاص امر مستثنیٰ کیا گیا ہے
وہ اوس دفعہ مین مندرج ہے کہ جو اوس جرم یا سزا سے متعلق ہے ۔ فائدہ
ان مستثنیات سے یہ ہے کہ ہر موقع پر یہ مستثنیات بہ الفاظ خاص مندرج
نہین کیے گئے ہین مگر اوس موقع پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ گویا یہ مندرج ہین
اور اس باعث سے بار بار ایک ہی عبارت و مضمون کے تحریر کرنے کی
ضرورت جاتی رہی *

واضح ہو کہ جو امور ان مستثنیات کے اندر آ سکتے ہین وہ جرائم متصور نہین کیے
جاتے ہین لیکن بروقت تحقیقات جرم مدعی پر یہ لازم نہوگا کہ وہ اس کا ثبوت
دیوے کہ جرم ملزم کا مستثنیات عامہ سے خارج نہین ہی بلکہ مدعا علیہ پر اپنی
بے قصوری ثابت کرنے کے لیے واجب ہوگا کہ وہ ثبوت اس کا پیش کرے
کہ جو جرم اوس سے واقع ہوا ہے وہ مستثنیات عامہ مین داخل ہے *

دفعہ ۷۶ فعل جو کسی ایسے شخص سے سرزد ہو جس پر اوس کا کرنا قانوناً واجب ہو یا جس نے امر وقوعی کی	کوئی امر جرم (۴۴) نہین ہے جسکو ایسا شخص (۱۱) کرے جس پر اوس کا کرنا قانوناً واجب ہے یا جسکو وہ شخص کرے جو کسی امر وقوعی کی غلط فہمی

تو ایسی صورت مین اگر سپاہی کو علم اس امر کا تھا کہ حکم افسر کا بمنشاء قانون ہے
تو اوس پر کوئی جرم عائد نہین ہوسکتا اور اگر وہ یہ جانتا تھا کہ حکم خلاف قانون
ہے تو بہر صورت وہ اپنے فعل کا ذمہ دار ہے۔ مثلاً اگر کوئی سب انسپکٹر
کسی کانسٹبل سے کہے کہ تو ملزم کو مار اور وہ اوسکو مار مار کر کسی جرم کا اقرار
اوس سے کرا دیوے تو بروقت تحقیقات مقدمہ کانسٹبل کا یہ کہنا کہ یہ فعل
مین نے بہ تبعیت حکم سب انسپکٹر کیا تھا کافی نہ سمجھا جاوے گا۔ اس دفعہ
اور دفعہ ۷۹ مین چندان فرق نہین ہے اصول دونون کے یکسان ہین صرف
اسقدر فرق معلوم ہوتا ہے کہ یہ دفعہ اون اشخاص سے متعلق ہے کہ جن پر
بموجب قانون کے کوئی فعل کرنا واجب ہو اور دفعہ ۷۹ اون اشخاص سے
متعلق ہے کہ جن پر کوئی فعل بموجب قانون کے کرنا جائز ہو الفاظ واجب وجائز
کی تشریح اس مقام پر ضروریات سے ہے اور تمثیلات سے بخوبی ہوسکتی ہے
مثلاً کسی مجسٹریٹ نے زید کی گرفتاری کا وارنٹ بنام سب انسپکٹر پولیس جاری کیا
جس نے نیک نیتی سے عمر کو زید سمجھکر گرفتار کیا چونکہ گرفتاری زید کی قانوناً
اوس عہدہ دار پولیس پر واجب ہے تو ایسی صورت مین جوامر وقوعی کی
غلطی اوسکو ہوئی (یعنی اوس نے عمر کو زید سمجھا) وہ داخل جرم نہین ہے
اب فرض کرو کہ زید مجرم قتل عمد کا ہے اور ایسے شخص کی گرفتاری بموجب
قانون کے ہر شخص پر جائز ہے پس اگر کوئی شخص نیک نیتی سے عمر کو زید سمجھکر

گرفتار کرے تو یہ فعل اوسکا حسب دفعہ ۹۰ داخل مستثنیات عامہ سمجھا جاویگا

مختصراً وہ امور کہ جو ملازم سرکاری سے بہ پابندی قانون بحیثیت اوسکے عہدے

کے سرزد ہون وہ واجب سمجھے جاوین گے اور جو عام اشخاص سے بہ پابندی

کسی قانون کے سرزد ہون وہ جائز سمجھے جاوین گے۔

دفعہ ۷۷ جج کا فعل جبکہ وہ عدالت کا کام کر رہا ہو۔ کوئی امر جرم (۴۰) نہین ہے جو کوئی جج عدالت (۱۹) کا کام کرتے ہوے اوس اختیار کے نافذ کرنے کی

حالت مین کرے جو اختیار اوس کو قانون کی رو سے حاصل ہے یا جسکو

وہ نیک نیتی (۵۲) سے باور کرے کہ وہ اختیار اوس کو قانون کی رو

سے حاصل ہے۔

اگر کوئی جج اپنے اختیار کے خلاف کوئی ایسا امر کرے کہ جسکے کرنے کا اختیار

اوسکو حاصل نہ تھا اور ایسی غلطی خواہ بوجہ غلط فہمی قانون کے ہو یا بوجہ غلط فہمی امور

واقعی کے تو وہ مجرم متصور نہوگا۔ ظاہر ہے کہ جج کے کار عدالت سپرد ہے

اور یہ کام نہایت نازک ہے اور ممکن ہے کہ اوس سے غلطی بھی ہو جاوے اس

باعث سے یہ رعایت رکھی گئی ہے۔ مگر یہ دفعہ مخصوص ہے جج کے ساتھ۔

اور کار عدالت سے اور نیک نیتی کی بھی شرط ہے۔ بعض اوقات یہ امر دریافت کرنا

نہایت مشکل ہوگا کہ کون کام بحیثیت جج کیا گیا اور کون کام بحیثیت دیگر۔ مثلاً

ایکٹ ۶ سنہ ۱۸۵۷ع جسکی رو سے اراضیات کار سرکار کے واسطے لیجاتی ہین ایک

ایسا قانون ہے جس مین صاحب کلکٹر کی بعض کارروائی عدالتی متصور ہو سکتی ہے اور بعض غیر عدالتی تو جسقدر کارروائی صاحب کلکٹر کی عدالتی متصور ہوگی اوسکی نسبت مضمون اس دفعہ کا موثر ہوگا مقدمات ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء کے فیصلے مین کارروائی صاحب کلکٹر عدالتی کارروائی متصور ہوگی

دفعہ ۷۸ فعل جو کسی کورٹ آف جسٹس کی تجویز یا حکم کے مطابق کیا جاوے

کوئی امر جرم نہین ہے جو کسی کورٹ آف جسٹس (۲۰) کی کسی تجویز یا حکم کے مطابق کیا جاوے یا بہ جسکے کرنے کی اجازت اوس تجویز یا حکم سے مستنبط ہوتی ہو بشرطیکہ امر مذکور اوس عرصے کے اندر کیا جاوے جب کہ وہ تجویز یا حکم نافذ ہے گو اوس کورٹ آف جسٹس کو ایسی تجویز یا حکم صادر کرنے کا اختیار نہ ہو مگر شرط یہ ہے کہ فاعل (۳۳) نیک نیتی (۵۲) سے باور کرتا ہو کہ کورٹ آف جسٹس کو اوس قسم کا اختیار حاصل ہے۔

اس دفعہ کی رو سے عملگان عدالت کی حفاظت کی گئی ہے جن پر یہ لازم ہے کہ جج کے احکام کی تعمیل کرین۔ خواہ حکم جج کا خلاف امور واقعی ہو یا خلاف قانون تاہم تعمیل اوسکی واجب ہے مگر شرط یہ ہے کہ تعمیل کنندہ نیک نیتی سے یہ جانتا ہو کہ یہ حکم جج کا واجب طور پر ہے۔

دفعہ ۷۹ فعل جو کسی ایسے شخص سے سرزد ہو جو قانون کی رو سے اوسکے کرنے کا مجاز ہے یا جسنے امر وقوعی

کوئی امر جرم (۴۰) نہین ہے جس کو کوئی ایسا شخص (۱۱) کرے جس کو اوس کا کرنا قانوناً جائز ہے یا وہ شخص کرے جو کسی امر وقوعی کی غلط فہمی نہ قانون کی غلط فہمی